REGISTERD WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵
شمارہ ۳۵

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائبین: بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

The Weekly BADR QADIAN-143516

۲۱ ذی الحج ۱۴۰۶ ہجری | ۲۸ ظہور ۱۳۶۵ ہش | ۲۸ اگست ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۵ ظہور (اگست) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران بذریعہ ڈاک موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُر نور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور چلی آرہی ہے۔ قارئین سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

● مقامی طور پر تمام درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

قادیان میں عید الاضحیہ کی تقریب سعید

مانیٹر ریڈیو سے موصولہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی ریورٹ

عید الاضحیٰ کا مقدس تہوار ہر سال مسلمانانِ عالم روایتی و مذہبی جوش و جذبہ سے مناتے ہیں۔ یہ پُر مسرت تقریب ہمیں اُس قربانی کی یاد دلاتی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار ہزار سال پہلے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی صورت میں خداوند بزرگ و برتر کے حضور پیش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے شرفِ قبولیت بخشا۔ اور اسے ذبح عظیم قرار دیتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متبعین میں جاری فرمایا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس عظیم قربانی کے سنتِ ابراہیمؑ کی اتباع میں جاری رکھنے کا حکم دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ قربانی ہمارے لئے ایثار و قربانی کا بہترین نمونہ ہے۔ کہ ہم اپنے جدِ امجد کے نقشِ قدم پر چل کر ان کی پیروی میں اس مقدس دن اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ سے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا اقرار کرتے ہوئے اس پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہوں۔ ہم عید کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور بطور یادگار کے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں یہ قربانی اس بات کی آئینہ دار ہے کہ ہم اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہماری قربانی بھی اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی تھی۔

مرکز احمدیت قادیان میں بھی عید الاضحیٰ کی تقریب ۱۷ اگست بروز اتوار روایتی مذہبی جوش و خروش سے منائی گئی۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور خواتین کے لئے مسجد مبارک اور دار حضرت اماں جان میں ٹھیک پونے نو بجے صبح ادائیگی نماز کا انتظام کیا گیا تھا۔ عید کے روز فجر کی نماز سے پہلے ہی بارش شروع ہو گئی تھی۔ جو تقریب ڈیڑھ دو گھنٹے تک ہوتی رہی۔ اس لئے دور کے علاقوں سے تو بہت کم دوست آسکے۔ لیکن مضافات میں رہنے والے اور بی۔ ایس۔ ایف وغیرہ کے ملازمین کافی تعداد میں نماز عید ادا کرنے کے لئے قادیان پہنچ گئے۔ بارش کی وجہ سے چونکہ راستے خراب تھے۔ اس لئے بارہ منٹ مزید نمازیوں کی آمد کا انتظار کیا گیا اور ۹ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے نماز عید شروع کرائی۔ نماز عید کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ عید میں فرمایا کہ آج کا دن عید الاضحیہ ہے جو قربانی کی عید کہلاتی ہے جسے مسلمانوں کے لئے خوشی کا دن قرار دیا گیا ہے جس کے پیچھے الٰہی حکمت ہے ہم نماز عید میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کے حضور میں جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خوشیوں کا دن نصیب کیا ہے۔ اس روز ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ آپ نے عمدہ پیرایہ میں عید کا فلسفہ بیان فرمایا۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک ایمان افروز خطبہ عید فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء (بمقام باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان) سے روح پرور اقتباس پڑھ کر سنائے۔

"حضور فرماتے ہیں"۔ آج سے چار ہزار سال پہلے دنیا میں ایک انسان نے سچے اخلاص کا نمونہ دکھایا تھا۔ اس سچے اخلاص کے نتائج آج تک ہم دیکھ رہے ہیں .... یہ عید کیا ہے یہ قربانی کی عید ہے۔ یہ عید بتلانے کے لئے آئی ہے کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے اگر اپنی اولاد کو قربان کرنا پڑے تو وہ اس سے دریغ نہ کرے۔ اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنا پڑے تو وہ اس سے دریغ نہ کرے اگر اپنی جان کی قربانی دینی پڑے تو وہ اس سے دریغ نہ کرے اگر وہ ہر بات کی قربانی کرنی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔ غرض ہر چیز خدا کے لئے قربان کرے۔ گو بظاہر بڑی قربانی نظر آتی ہے۔ انعام کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وادیٔ غیر ذی زرع میں اپنے بیوی اور بچے کو لا کر رکھا۔ تو بے شک دیکھنے والے کہتے ہوں گے (باقی صفحہ ۱۳ پر)

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس، صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- مجلس انصار اللہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ ظہور ۱۳۶۵ ھش

امریکی کانگریس کی قرارداد

حکومت پاکستان کی طرف سے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کردہ صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف مذہبی جبر و تشدد، نفرت و عناد اور اشتعال انگیزی کی جو ناپاک مہم شروع کی گئی تھی اس کی شدت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے نتیجتاً احمدیوں کے لئے اب وہ باتیں بھی قابل گرفت و قابل تعزیر گردانی جانے لگی ہیں جن کا اس اُدھورے زمانہ آرڈیننس میں کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا۔

حکومت وقت اور جنونی ملاؤں کی ملی بھگت سے اسلام کے نام پر چلائی جا رہی اس منافرانہ مہم کے نتیجہ میں اب تک قریباً ۱۵ پاکستانی احمدیوں کو انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کیا جا چکا ہے اور ۲۰ افراد پر باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ قتل اور ارادہ قتل کے اِن تمام کیسوں میں حکام بالا کی ہدایت پر کہیں کوئی مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ مزید برآں اب تک ۵۵۸ احمدیوں کو آیات قرآنی اور کلمہ طیبہ کے بیج سینوں پر لگانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے اور ان کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے ہیں جن میں سے ۲۴۷ مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ اندرون ملک جماعت احمدیہ کی ۱۴۵ کتب اور اخبارات و رسائل کی ضبطی کے احکامات صادر کئے گئے ہیں ۲ احمدیہ مساجد کو کلیتاً مسمار کر دیا گیا ہے ۴ مساجد انتظامیہ کی جانب سے سربمہر کی گئی ہیں اور ۱۳۰ مساجد سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو مٹایا جا چکا ہے۔

اندرون ملک احمدیوں کو تمام انسانی حقوق سے کلیتاً محروم کر دینے اور ان پر ہر قسم کے بہیمانہ ظلم و ستم روا رکھنے کے ساتھ ساتھ اب تک حکومت کی تمام مشینری بیرونی دنیا کو بھی یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کرتی رہی ہے کہ ظلم و ستم کی یہ تمام داستانیں ایک غلط پروپیگنڈہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں اور یہ کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے تمام بنیادی حقوق کلیتاً محفوظ ہیں۔ حکومتی سطح پر بروئے کار لائے جانے والے ان تمام غلط اقدامات کے باوجود اسے اندرونی اور بیرونی ہر دو محاذوں پر پاکستان کے فوجی حکمرانوں اور جنونی ملاؤں کی عبرت ناک شکست ونا کامی نہیں تو پھر اور کیا نام دیا جا سکتا ہے کہ ابتلاء آزمائش کی اِن کٹھن گھڑیوں میں بھی جہاں پاکستانی احمدیوں کے حوصلے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہیں وہاں پاکستانی دانشوروں کے دوش بدوش بین الاقوامی رائے عامہ بھی رفتہ رفتہ حکومت پاکستان کے ان غیر منصفانہ اور ظالمانہ اقدامات کی سنگینی کو بشدت محسوس کرنے لگی ہے جس کا ایک واضح ثبوت گزشتہ سال ۳۰ اگست کو اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق کی اُس قرارداد کی صورت میں منظر عام پر آیا تھا جس میں پاکستانی احمدیوں پر ہونے والے انسانیت سوز مظالم پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی پرزور مذمت کی گئی تھی۔ اور دوسرا بین ثبوت اب امریکی کانگریس کی اس متفقہ قرارداد کی صورت میں دنیا کے سامنے آیا ہے جس کی رپورٹ ہندوستان کے اردو اخبارات نے کچھ اس طور پر کی ہے :۔

"واشنگٹن ۸ اگست (یو۔ این۔ آئی) امریکی کانگریس نے پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ احمدی مسلمانوں جن کی تعداد پاکستان میں ۳۵ لاکھ ہے کو پریشان کرنا بند کرے۔ کانگریس کے ایک ممبر مسٹر ٹونی پی ہال (اوہیو) کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد کو ایوان نمائندگان نے منظور کر لیا۔ سینیٹ نے کل اس کی منظوری دے دی تھی۔ بالفاظ دیگر حکومت امریکہ کی ساری قانون سازیہ شاخ نے اسلام آباد کو اس بات کا سخت سگنل دیا ہے کہ وہ سرکاری طور پر احمدیوں پر جبر و تشدد روک دے۔ مسٹر ہال نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے احمدیوں کے خلاف براہ راست اور بالواسطہ طور پر جبر و تشدد کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر کے فرمان کے طور پر جو آرڈیننس نمبر ۲۰ جاری کیا گیا تھا اسکی رُو سے پاکستان کے کسی بھی احمدی مسلمان کو جو اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرنا چاہے تین سال کی سزائے قید ہو سکتی ہے اور اس کی جائیداد ضبط کی جا سکتی ہے۔ مزید برآں امریکی کانگریس نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے امتیاز کے انسداد اور اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق سب کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ آرڈیننس نمبر ۲۰ مذہبی اقلیتوں کے اپنے مذہب کو ماننے اور اسکی تبلیغ کرنے کے حق کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اقوام متحدہ کے سب کمیشن نے بھی حکومت پاکستان کو آرڈیننس نمبر ۲۰ منسوخ کرنے کے لئے کہا ہے۔ مسٹر ہال نے کانگریس کو بتایا کہ حکومت پاکستان کی یہ واضح پالیسی ہے کہ احمدی عقیدہ کو دبا دیا جائے اور احمدیوں سے امتیاز برتا جائے۔ ہاؤس نے بھی اس بات کو نوٹ کیا کہ انسانی حقوق کو وسیع پیمانہ پر پامال کیا جا رہا ہے اور احمدیوں کو ایک منظم طریقہ سے پریشان کیا جا رہا ہے"۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۹ اگست ۱۹۸۶ء)

قطع نظر اس سے کہ پاکستانی فوجی آمروں پر اُن کے امریکی آقاؤں کے اس انتباہ کا کیا رد عمل ہوتا ہے ہم انہیں ایک بار پھر اس حقیقت سے آگاہ کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے لگایا ہوا وہ پودا ہے جسے اُن جیسے آمروں کے شیطانی عزائم کسی بھی صورت میں پامال نہیں کر سکتے۔ ایک پاکستان ہی کیا دنیا کے ہر خطے میں بسنے والا ہر احمدی اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے بفضلہ تعالیٰ یہ عزم بالجزم رکھتا ہے کہ ؎

چھوٹ سکتا ہی نہیں ہاتھوں سے دامان رسولؐ
ٹوٹ جائے جسم دجال کا رشتہ ناپائیدار

(خورشید احمد انور)

مہجورِ خدام کے نام پیارے آقا کا مشفقانہ پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ منظوم کلام

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ولولہ انگیز نظم جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری اجلاس کے اختتام سے پہلے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ادارہ مکرم عنایت اللہ صاحب اور مکرم عبدالمالک صاحب آف لاہور کے شکریہ کے ساتھ اس نظم کو ہدیہ قارئین کر رہا ہے ـــــــ (ایڈیٹر)

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

ہمارے شام و سحر کا کیسے حال پوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصیب ان کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صبح و شام کہنا

تمہاری خوشیاں چھلک رہی ہیں مرے مقدر کے ساغروں میں
تمہارے خون جگر کی مے سے ہی بھر رہا ہے جام کہنا

الگ نہیں کوئی ذات میری تمہیں تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی معنون ہے زیست کا انصرام کہنا

اے میرے سانسوں میں بسنے والو بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم مدام کہنا

تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و الم سے تر ہیں مرے سجود و قیام کہنا

تمہیں مٹانے کا زعم لیکر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک اُن کی کرے گا رسوائے عام کہنا

خدا کے شیرو تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیر نگیں کرو ہر مقام کہنا

بساطِ دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے اُبھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا

کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

بڑھے چلو شاہراہِ دین متین پہ مردانہ سا تھا الہٰ ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم گام گام کہنا

خطبہ جمعہ

خُلَفَاءَ الْاَرْضِ سے مراد یہ ہے کہ بالآخر زمین کے وارث تم ہی بنائے جاؤ گے

قرآن کے اعلان کے مطابق وہی لوگ خدا کی زمین کے وارث بنتے ہیں جو خدا سے دعاؤں کا تعلق جوڑتے ہیں

دُعا کا تعلق ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر قسم کی مخالفتوں پر بالآخر غالب آنے والا ہے

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ وفا (جولائی) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(النمل: ۶۳)

اور پھر فرمایا:-

سورہ نمل کی جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ سوالیہ رنگ میں اس حقیقت کا اظہار فرما رہا ہے کہ کون ہے جو خدا کے سوا بھی تمہاری بے قرار دعاؤں کو بھی تم میں سے بے قراروں کی دعاؤں کو سنتا ہے جو مجبور اور لاچار ہو چکے ہوں اور پھر ان سے برائی اور تکلیف کو دور فرما دیتا ہے۔ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ اور وہ تمہیں زمین میں خلفاء بنانے والا ہے تم زمین کے وارث بننے والے ہو۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا خدا کے سوا بھی کوئی ہے جو یہ سب کچھ کر سکے۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تم تو ادنیٰ سا بھی تدبر نہیں کرتے کوئی نصیحت نہیں پکڑتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مضطر کے ساتھ دعا کے تعلق کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا بلکہ ساتھ ہی مسلمانوں کو

ایک عظیم الشان خوشخبری

مستقبل کے متعلق دی کہ بالآخر زمین کے وارث تم بننے والے ہو۔ وَيَجْعَلُكُمْ میں ایک مستقبل کی خبر ہے۔ صرف ایک سوال کا جواب نہیں۔ یعنی یہ نہیں فرمایا گیا کہ کون ہے جو خدا کے سوا تمہیں بنا سکتا ہے بلکہ معیّن خبر دی جا رہی ہے۔ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ تم لازماً زمین میں خلفاء بننے والے ہو۔ اور خلفاء الارض سے مراد یہ ہے کہ بالآخر زمین کے وارث تم ہی بنائے جاؤ گے اور اس دنیا کی تقدیر کا فیصلہ تمہارے ذریعے ہوگا۔

آج کی دنیا میں یہ اعلان بہت عجیب معلوم ہوتا ہے لیکن چودہ سو سال پہلے تو بہت ہی عجیب تھا۔ عرب کا ایک ایسا ملک جہاں جہالت پرورش پا رہی تھی خدا تعالیٰ نے دنیا کا سب سے بڑا معلم پیدا فرما دیا۔ اور اس وقت جبکہ دنیا کی تہذیب عرب کے دائیں سے بھی گزر جاتی تھی اور بائیں سے بھی گزر جاتی تھی اور عرب کے بے آب و گیا صحراؤں کو تہذیب سے کوئی دور کا بھی علاقہ نہیں تھا اس وقت جبکہ سیاست کبھی مشرق میں نشوونما پا رہی تھی یا مغرب میں نشوونما پا رہی تھی اور سیاست سے خالی ایک جزیرے کی طرح یہ جزیرہ نمائے عرب واقع تھا۔ عرب قوم کی کوئی بھی حیثیت نہیں تھی کسریٰ کی حکومت بھی اسے تذلیل کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی اور قیصر کی حکومت بھی اسے تحقیر کی نظر سے دیکھتی تھی۔ یہی نہیں بلکہ جس وقت خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ خوشخبری عطا فرمائی خود عرب میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کوئی بھی حیثیت مسلّم نہیں تھی

مُضطر کی دُعا

سے اس کلام کا آغاز فرمانا ظاہر کرتا ہے کہ اس وقت ابھی مسلمانوں کی اضطرار کی کیفیت تھی اس وقت یہ دعویٰ کرنا کہ بالآخر تم ساری زمین کے وارث اور خلفاء بنائے جاؤ گے۔ ایک بہت ہی عجیب مگر بہت ہی عظیم الشان دعویٰ تھا۔ پس آج بھی اس دعوے سے تعجب ہوتا ہے تو گزرے ہوئے کل میں تو یہ تعجب اور بھی زیادہ ناممکنات کی حدود میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مگر ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا کا کلام بہرحال پورا ہوتا ہے اور کوئی دنیا کی تقدیر، کوئی دنیا کی طاقت، کوئی دنیا کی تدبیر اسے بدل نہیں سکتی۔

پس آج جبکہ دنیا میں ایک طرف سیاست کے دھارے رواں دواں ہیں اور دنیا کی قومیں یہ سمجھ رہی ہیں کہ بالآخر انسانوں کی تقدیر ان کے باہمی جنگ و جدال کے بعد ان میں سے ایک کو غلبہ پانے کے نتیجے ہوگی اور انسانوں کی تقدیر کی کنجیاں ان کے ہاتھوں میں تھمائی جائیں گی۔ قرآن اس کے برعکس ایک اعلان کر رہا ہے اور قرآن کے اعلان کے مطابق آج وہی لوگ خدا کی زمین کے وارث ہیں اور کل وارث بننے والے ہیں جو

خدا تعالیٰ سے دُعاؤں کا تعلق

جوڑتے ہیں اور قبولیت دعا کے نشان پاتے ہیں آج جس قوم میں بھی یہ علامتیں پائی جاتی ہیں لازماً وہی ہے جس کے ساتھ بنی نوع انسان کا مستقبل وابستہ ہو چکا ہے جہاں تک جماعت احمدیہ کے تجربے کا تعلق ہے یہ تجربہ ایک یا دو اشخاص تک محدود نہیں، یہ تجربہ اس نوع کا تجربہ نہیں کہ بعض جماعتیں اپنے پیر دل کی روحانیت سے زندہ ہوں اور ان کی قبولیت دعا کے نشان دیکھ کر ان کی روحانیت پلتی ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر روحانی لحاظ سے ایک ایسی زندہ جماعت ہے کہ زمین کے کناروں تک جہاں بھی جماعت احمدیہ پائی جاتی ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق کے نشانات دیکھ رہی ہے وہی اس کی زندگی کی غذا ہیں اور وہی آئندہ مستقبل میں ان کے یقین کا سامان پیدا کرتے ہیں دنیا جس قسم کی مخالفتیں بھی پیدا کرے کبھی بھی ہمارے سامنے ہماری راہ روکتے ہوئے دکھائی دیں دعا کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر قسم کی مخالفتوں پر بالآخر غالب آنے والا ہے اور ہر قسم کے اندھیروں کو پھاڑنے کی طاقت رکھتا ہے۔

روزانہ جو مجھے سینکڑوں خطوط موصول ہوتے ہیں ان میں

بکثرت قبولیت دعا کے نشانات کے اظہار پر مبنی خطوط

بھی ہوتے ہیں کہیں کوئی احمدی کسی دور دراز جزیرے میں بیٹھا رات کو دعا کرتا ہے

اور صبح اس کی قبولیت کا نشان دیکھتا ہے اور قلم اٹھاتا ہے اور مجھے لکھنے لگتا ہے کہ الحمد للہ کہ میرا ایمان آج کل کی نسبت زیادہ مضبوط ہے کہیں کوئی امریکہ کے مادہ پرست علاقوں میں جو بظاہر آباد لیکن درحقیقت روحانیت کے لحاظ سے سنسان علاقہ ہے وہاں کسی ذاتی ضرورت کے لئے یا کسی جماعتی ضرورت کیلئے دعا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اُسے رویا میں وقت سے پہلے معین طور پر اطلاع دیتا ہے کہ ہاں میں نے تمہاری دعا کو سنا اور ایسا ہی ہوگا چنانچہ اس کے بعد جب وہ اس کو عملاً تعبیر کی صورت میں ڈھلتا ہوا دیکھتا ہے تو قلم اٹھاتا ہے اور مجھے لکھتا ہے کہ آج میں نے خدا کے قرب کے یہ نشان پایا اور یہ سب احمدیت کی برکت سے ہے۔

یہ واقعات دنیا میں ہر جگہ ہو رہے ہیں پاکستان میں بھی ہو رہے ہیں اور پاکستان سے باہر بھی ہو رہے ہیں مشرق میں بھی ہو رہے ہیں اور مغرب میں بھی ہو رہے ہیں یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی۔

کوئی دنیا کا خطہ ایسا نہیں

جو احمدیت کے نور سے منور ہو چکا ہو اور وہاں اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے ذریعہ اپنے قرب کے نشان ظاہر نہ فرما رہا ہو۔ چند واقعات محض گنتی کے چند واقعات نمونے کے طور پر آج میں نے چنے ہیں تاکہ آپ کو بتاؤں اور یقین دلاؤں کہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے آپ ہی ہیں جن کے ذریعہ انسان کی تقدیر بنائی جائیگی کیونکہ آپ کے اندر قبولیت دعا کے نشان پائے جاتے ہیں اور یہ نشان پائے جاتے ہیں دنیا کے کونے کونے میں جہاں جہاں بھی احمدی آباد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا تعالیٰ براہ راست اُس سے تعلق رکھتا ہے کبھی اُس کی دعائیں سنتا ہے کبھی اس کے لئے دعائیں سنتا ہے

ڈھاکہ کے ایک احمدی دوست اپنے ایک زیر تبلیغ دوست کے متعلق جو احمدی نہیں ہے یہ لکھتے ہیں کہ میں ان کو سلسلے کا لٹریچر بھی دیتا رہا اور کیسٹس بھی سناتا رہا جس سے رفتہ رفتہ ان کا دل بدلنے لگا اور جماعت کے لٹریچر سے ان کو وابستگی پیدا ہو گئی اور وہ شوق سے مانگ کر پڑھنے لگے اس دوران ان کی آنکھوں کو ایک ایسی بیماری لاحق ہو گئی کہ

ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا

کہ تمہاری آنکھوں کا نور جاتا رہے گا اور جہاں تک دنیاوی علم کا تعلق ہے کوئی ذریعہ ہم نہیں پاتے کہ تمہاری آنکھوں کی بصارت کو بچا سکیں اس کا حال جب ان کے غیر احمدی دوستوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے طعن و تشنیع شروع کر دی اور یہ کہنے لگے کہ لٹریچر جو احمدیت کی کتابیں یہ احمدیت کی کتابیں پڑھ کر تمہاری آنکھوں میں جو جہنم داخل ہو رہی ہے اس نے تمہارے نور کو خاکستر کر دیا ہے یہ اسی کی سزا ہے جو تمہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے اس کا ذکر بڑی بے قراری سے اپنے دوست سے کیا انہوں نے کہا تم بالکل مطمئن رہو تم بھی دعائیں کرو میں بھی دعائیں کرتا ہوں اور اپنے امام کو بھی میں دعا کے لئے لکھتا ہوں اور پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تم پر فضل فرماتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد چند دن کے اندر اندر ان کی آنکھوں کی کایا پلٹنی شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سب نور واپس آگیا اور جب دوسری مرتبہ وہ ڈاکٹر کو دکھانے گئے تو انہوں نے کہا اس خطرناک بیماری کا کوئی بھی نشان ان میں باقی نہیں دیکھتا۔

عبد الباسط صاحب مبلغ برمنی لکھتے ہیں کہ بنورن میں

ایک دلچسپ واقعہ

ہوا ایک احمدی دوست حضور کو (یعنی مجھے) خط لکھ رہے تھے دعا کے لئے تو ایک عرب دوست نے پوچھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں کس کو خط لکھ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میرا کیس جو عدالت میں چل رہا ہے اس کے فیصلہ کا دن قریب آرہا ہے اور میں بہت پریشان ہوں اور ہم اپنے امام کو دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں وہ ہمارے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ فضل فرماتا ہے اس لئے میں نے دنیاوی تدبیریں تو کر لیں اب میں یہ تدبیر بھی کر رہا ہوں اور دوسرے یا تیسرے دن ہی اس کیس کا فیصلہ ہوا تو ان کے حق میں ہو گیا۔ اور اس عرب دوست نے متاثر ہو کر ان سے کہا کہ میرے لئے بھی دعا کے لئے خط لکھو چنانچہ انہوں نے مجھے یہ واقعہ لکھا اور اپنے عرب دوست کے لئے بھی دعا کے لئے خط لکھا اور کچھ دن کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا کیس بھی منظور ہو گیا۔ دنیا کی نظر میں تو یہ ایک اتفاقی واقعہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ ان کے قلب کے اطمینان کی خاطر یہ بھی کیا کہ جس دن اس عرب دوست کو میری طرف سے اطمینان کا پیغام ملا اُسی دن ان کا کیس منظور ہوا جہاں تک ان دونوں کے دل کا تعلق ہے وہ تو اپنے رب سے بہت راضی ہوئے اور کامل طور پر

ان کے دل اس یقین سے بھر گئے

کہ آج دنیا کا ایک خدا ہے جو مُضطر کی دعا کو سنتا ہے کبھی اسی کی اپنی دعا کو اپنے لئے کبھی کسی اور مضطر کی دعا کو ان کے لئے سُن لیتا ہے یہ بات وہ کہتے ہیں جب مشہور ہوئی تو ایک اور غیر احمدی دوست نے اپنے پاکستانی احمدی دوست سے یہ درخواست کی کہ ہمارے خاندان کا ایک فرد ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور ڈاکٹروں کو کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ اس کی بیماری ہے کیا اور دن بدن بیماری بڑھتی چلی جا رہی ہے اس لئے میرے لئے بھی دعا کا لکھو چنانچہ انہوں نے ان باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے مجھے اس دوست کے لئے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک دن ڈاکٹروں نے اس بیماری کی تشخیص کی۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ مریض شفا پا گیا۔ اور اس سے بھی لطف کی بات یہ تھی کہ جب میرا خط ان کو ملا تو دعا کرنے کی تاریخ وہی تھی جس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان ڈاکٹروں کو صحیح تشخیص کی توفیق عطا فرما دی۔

ان واقعات کے اظہار سے میرا مقصد

یہ نہیں کہ میں جماعت کو ایک ایسی پیر پرستی کی تعلیم دوں جس کو جماعت احمدیہ نہ صرف یہ کہ قبول نہیں کرتی بلکہ جس کے خلاف جہاد کی تعلیم دیتی ہے خلیفۂ وقت کو جب دعا کے لئے خط لکھتے ہیں تو اول تو یہ ضروری نہیں کہ خلیفۂ وقت کی ساری دعائیں ضرور قبول ہوں دوسرے یہ کہ خلیفۂ وقت کی ذاتی بزرگی سے زیادہ اس میں منصب خلافت کے اس وقار کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں قائم فرمانا چاہتا ہے اور اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ اپنی دعاؤں کو اپنے مسائل کو دعا کا خط لکھ کر خلیفۂ وقت کی طرف منتقل کر دیں اور ذاتی طور پر دعا سے غافل ہو جائیں۔ میرا لمبا تجربہ مجھے بتاتا ہے کہ میری دعا کی قبولیت میں دعا کے لئے لکھنے والے کے خلوص اور اس کے ایمان کے معیار کا گہرا تعلق ہوتا ہے اور اس کی اپنی دعاؤں کا بھی بہت دخل ہوتا ہے اگر سچے خلوص اور پیار اور محبت کے ساتھ منصب خلافت سے وابستگی کے اظہار کے طور پر کوئی دعا کے لئے

"جو شخص رسالہ وصیت... رساں وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے"
(الحکم ۱۰ ر جولائی ۱۹۰۳ء)

پیشکش: گلوب مینوفیکچررس ۱/۲ رابندر اسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۷۰۴۴۴
گرام: GLOBE XPORT

لکھتا ہے تو بسا اوقات اس کے حق میں غیر معمولی طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اگر اس معیار میں کمی پیدا ہو جائے یا کچھ اور عناصر ایسے داخل ہو جائیں جن کو خدا تعالیٰ پسند نہیں فرماتا تو پھر ایسے لوگوں کے حق میں دعاؤں کی قبولیت اس شان کے ساتھ اس وضاحت کے ساتھ جلوہ افروز نہیں ہوتی

ایران سے ڈاکٹر فاطمہ زہرہ لکھتی ہیں کہ میرا اکلوتا بیٹا دائیں ٹانگ کی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہوا اور دن بدن حالت بگڑنے لگی یہاں تک کہ وہ لنگڑا کے چلنے لگا اور ماہر امراض دکھایا گیا لیکن

کوئی تشخیص نہ ہو سکی

اور انہوں نے اس کی صحت سے متعلق مایوسی کا اظہار کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے اچانک دعا کا خیال آیا اور اس خیال کے ساتھ میں نے خود بھی دعا کی اور آپ کو بھی دعا کے لئے خط لکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ مریض جسے ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا تھا اسی دن سے رو بصحت ہونے لگا اور باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں کو اس کی بیماری کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی اس لئے علاج سے بھی معذور تھے بغیر علاج کے اس دن سے دیکھتے دیکھتے اس کی حالت بدلنے لگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب (وقتِ تحریر) وہ بالکل صحیح ہے

بنگلہ دیش کے امیر صاحب ایک دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں کہتے ہیں ایک احمدی دوست کا چندہ بقایا تھا اور غربت کی وجہ سے وہ ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن احساس بہت تھا، سخت بے قرار تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ مجھے آ کر انہوں نے یہ کہا کہ چندہ میرے سر پہ ہے اور میں سخت بے قرار ہوں اور کوئی صورت نظر نہیں آتی اس کی ادائیگی کی۔ ایک میرے پاس ناریل کا درخت ہے اور وہ سوکھ چکا ہے اس کی وہ شاخیں جو پھل دیتی ہیں وہ مرجھا گئی ہیں۔ اور میں نے آج یہ نیت کی ہے کہ اے خدا اگر تو اس درخت کو زندہ کر دے تو جو بھی آمد ہو گی میں تیری جماعت کے سامنے چندے کے طور پہ پیش کر دوں گا۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ پتہ نہیں کس نیت اور جذبے کے ساتھ اس نے یہ دعا مانگی تھی کہ وہ

مدتوں سے مرا ہوا درخت دیکھتے دیکھتے ہرا ہونا شروع ہوا

اور اس قدر پھل سے لدا گیا کہ سارے چندوں کے بقائے اس کے پھل سے پورے ہوئے اور پھر بھی اس کے لئے کچھ بچ گیا۔

نائیجیریا سے سیف اللہ صاحب نعیمہ تحریر فرماتے ہیں کہ گزشتہ مرتبہ جب میں آپ سے ملنے آیا میری بیوی بھی ساتھ تھیں ہم نے ذکر کیا کہ ایک عرصہ سے ہماری شادی ہوئی ہے اور کوئی اولاد نہیں اس وقت آپ نے بے اختیار یہ فقرہ کہا کہ

بشریٰ بیٹی! آئندہ جب آؤ تو بیٹا لیکر آنا۔

وہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ میں آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اب جب ہم آپ سے ملنے آئیں گے تو بیٹا لیکر آئیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ بیٹا عطا فرما چکا ہے۔

اسی طرح ایک غانین خاتون لکھتی ہیں کہ مری اولاد پیدائش کے دو ہفتے کے اندر اندر فوت ہو جاتی تھی میں نے آپ کو دعا کے لئے خط لکھا اور مجھے یہ عجیب جواب ملا کہ

بچے کا نام "امۃ الحیٰ" رکھنا

جو بیٹی کا نام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان دیکھ کر میں حیران رہ گئی کہ خدا نے مجھے بیٹی عطا فرمائی جس کا نام میں نے "امۃ الحیٰ" رکھا اور ایک سال ہو چکا ہے وہ خدا کے فضل سے صحت مند اور ہشاش بشاش ہے۔

یہ جو دو واقعات میں نے آخر پہ بیان کئے ہیں ان سے متعلق بھی میں

جماعت کو ایک نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ بسا اوقات جیسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی امت کو خوشخبری دی کہ بسا اوقات ایسے بھی ہیں میری امت میں جن کے سر خاک آلودہ ہیں جن کی کوئی بھی حیثیت نہیں لیکن لو اقسم علی اللہ لا برّہٗ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر ایک بات کہہ دیں تو اللہ ان کے لئے ایسی غیرت رکھتا ہے کہ اس بات کو پورا کر دیتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی امت کا جو مقام دکھایا گیا آج میں ہی نہیں جماعت میں بکثرت ایسے لوگ ہیں جو آنحضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس عظیم خوشخبری کو بارہا پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن انسانیت کا ایک مقام ہے جو

عبدیت کا مقام

ہے اسے کسی قیمت پر بھی خدائی کے مقام میں تبدیل نہ ہونے دیں اور اپنے مقام انکسار سے ہرگز نہ ہٹیں۔ نہ یہ کوشش کریں کہ مجھے اس مقام سے جس مقام کے سوا میرا اور کوئی مقام نہیں یعنی عبدیت کا مقام اس سے بڑھانے کی کوشش کریں اور مجھ سے ایسی توقعات رکھیں گویا میرا کہنا ہر صورت میں خدا کا کہنا بن جاتا ہے۔

یہ جو دو واقعات میں نے لکھے ہیں ایسے بہت سے اور واقعات بھی ہیں لیکن ہمیشہ

یہ واقعات تب درست ثابت ہوتے ہیں

جب ان پر میرا اختیار نہ ہو یا ارادہ بغیر تکلف کے بعض دفعہ دل کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ بے اختیار منہ سے ایک کلمہ نکلتا ہے اور وہ کلمہ کہنے کے بعد دل محسوس کرتا ہے کہ اس کے پیچھے ایک خدائی قوت تھی اور دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا فرمائے گا لیکن ان واقعات کو سُن کر بعض دفعہ لوگ یہ لکھتے ہیں کہ آپ ہمارے بیٹے کے لئے ایک نام تجویز کریں اور ایک ہی نام تجویز کریں یا ہم بیٹی چاہتے ہیں اور آپ بیٹی تجویز کریں۔ خدائی تقدیر وہ تو نہیں بنا سکتے تو میں بنا سکتا ہوں اور اگر میں ایسا کروں تو میں تکبر کا مرتکب ثابت ہونگا۔ اور تکبر سے بڑا اور مکروہ گناہ اور کوئی نہیں۔ ہر گز تکلف کے ساتھ کسی انسان سے یہ توقع رکھنا خواہ آپ کی نظر میں اس کا کوئی بھی مقام ہو کہ وہ بالارادہ خدا کے اوپر ایک بات ہے اور پھر یہ اعلان کر دے کہ یہ بات ضرور پوری ہو گی یہ عبدیت کا نہیں بلکہ

خدائی کا دعویٰ کرنے کے مترادف

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود)
S.K. GULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDEN BAZAR BHADRAK- Dist:- Balasore (Orissa)

ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ ایسی بھی دعائیں ہوتی ہیں جو بڑی بے قراری سے کرتا ہوں اور بعض دفعہ قبول نہیں ہوتیں اور ایسی بھی دعائیں ہوتی ہیں جو بے اختیاری سے دل سے نکلتی ہیں کوئی ان میں تکلف نہیں پایا جاتا کوئی زور نہیں لگایا جاتا لیکن دل سے اٹھتی ہوتی بھی محسوس ہوتی ہیں کہ لازماً عرش الٰہی تک جا پہنچیں گی اور لازماً مقبول ہوں گی۔ تو یہ کیفیتیں بندے اور خدا کے تعلقات کی کیفیتیں ہیں۔ صرف مجھ میں یہ کیفیتیں دیکھنے کا خواہاں نہ ہوں۔ اپنی ذات میں یہ کیفیات دیکھنے کی تمنا کریں۔

احمدیت اس طرف آپکو بلا رہی ہے

احمدیت آپ کو پیر پرستی کی طرف نہیں بلکہ خدا کا دست بننے کی طرف بلا رہی ہے۔ آج ایک شخص سے ساری دنیا کی تقدیر کو وابستہ نہیں کیا جا سکتا ہاں خلفاء الارض ہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت کو وابستہ کیا جا سکتا ہے۔

پس آپ سب خلفاء الارض ہیں یعنی خدا کی نظر میں آپ کو خلفاء الارض بننا پڑے گا اگر آپ اپنے اندر وہ صفات حسنہ پیدا نہیں کریں گے جو آپ کو خدا کی نگاہ میں خلفاء الارض بنا دیں اس وقت تک دنیا کے اندر عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے کے خواب محض ایک احمقانہ بڑ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی نہیں اس لئے یہ سارے واقعات سنانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ

ہمارا اوڑھنا اور بچھونا دعا ہی ہے

اور دعا ہی ہمارا اوڑھنا اور بچھونا ہمیشہ رہنی چاہیئے خدا سے ذاتی تعلق میں جماعت احمدیہ کی زندگی ہے اور یہ تعلق کسی ایک انسان کے تعلق کے نتیجے میں کافی نہیں ہو سکتا بلکہ بکثرت دنیا کے کونے کونے میں ہر احمدی کو یہ تعلق ذاتی طور پر قائم کرنا ہوگا اور اپنے علاقے کے لئے اس الٰہی تعلق کا نشان بننا ہوگا۔ جب تک بکثرت تمام دنیا میں احمدیت کی صداقت کا یہ نشان ظاہر نہیں ہوتا آج دلائل کی رو سے آپ دنیا کے دل نہیں جیت سکتے دنیا اتنی تیزی کے ساتھ مادہ پرستی کی طرف دوڑ رہی ہے اور نقد سودوں کی عادی ہو چکی ہے۔ مشاہدات کی دنیا میں رہتے رہتے انسان محض اس چیز کے قائل ہونے کا داعیہ رکھتا ہے جیسے وہ آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھے۔ اس کے دلائل کی دنیا محض کی باتیں ہیں ہاں بعض انسانوں پر دلائل بھی اثر کرتے ہیں۔ لیکن انسان کے مستقبل کی تعمیر کے لئے ہرگز دلائل کافی نہیں۔ جہاں تک خدا کی ہستی کا تعلق ہے اس کا یقین خدا والوں کی ہستی سے ہوگا۔

جب تک دنیا بکثرت خدا والے نہیں دیکھ لیتی

خدا کی ہستی پر کامل یقین دنیا پیدا نہیں کر سکتی۔ اور جب تک خدا کی ہستی پر کامل یقین پیدا نہیں ہو جاتا اس وقت تک اسلام کے عظیم الشان پیغام کو حقیقی گہرائی کے ساتھ، صمیم قلب کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی دنیا ترک کرنا ایک مشکل کام ہے۔ دنیا کی لذتیں ایک موہوم خیالی کے پیچھے چھوڑ دینا ایک بہت ہی مشکل کام ہے۔ بسا اوقات آپ دیکھیں گے کہ دلائل کی قوت کے ساتھ آپ بڑے بڑے منکرین کا منہ بھی بند کر دیں گے مگر ان کے دل جیتنے کی طاقت آپ نہیں پائیں گے۔ دل جیتنے کے لئے آپ کو لازماً خدا والا بننا ہوگا، لازماً خدا کے تعلق کے نشان اپنے گردوپیش، اپنے ماحول میں دکھانے ہوں گے۔ اور یہ ایک مشکل کام نہیں بلکہ

سب کاموں سے زیادہ آسان

ہے۔ آج یہ میدان خالی پڑا ہے آج ارب ہا ارب خدا کے بندے ایسے ہیں جو خدا کی طرف پیٹھ کر کے اور دنیا کی لذتوں کو منہ کے سامنے رکھ کے چل رہے ہیں کتنے ہیں اس میدان میں جو خدا کا بندہ بنا کر

پکارنے والے ہیں؟ پس ہر وہ آواز جو خدا کو صمیم قلب سے یاد کرے گی ہر وہ آواز جو کامل یقین کے ساتھ اپنے رب کو پکارے گی میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ آواز ضرور سنی جائے گی۔ آپ کی کمزوریوں کے باوجود اللہ آپ سے پیار کا سلوک فرمائے گا۔ اس لئے مشکل کام نہیں ہر جگہ ہر احمدی کو روحانی قوتوں کو نمایاں کرنے کے لئے روحانی قوتوں کو چمکانے کے لئے کسی بڑے جتنوں کی ضرورت نہیں ہے۔

میری ساری زندگی کے تجربے کا نچوڑ

یہ ہے کہ خلوص اور پیار کے ساتھ، درد کے ساتھ اپنے رب کو پکار کر دیکھیں کس طرح خدا آپ کے پیار کا آپ سے بڑھتے ہوئے پیار کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ بارہا آزمائی ہوئی باتیں ہیں اس میں کوئی بھی مشکل ہے؟ کون سے بڑے ایسے تکلیف دہ آزمائش کے دور ہیں جن سے گزرنا ہوگا؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آزمائش کے اور تکلیف کے ہر دور کا علاج اس میں ہے۔ جتنی دنیا کی تکلیفیں آپ کے سامنے منہ پھاڑے ظاہر ہوتی ہیں جتنے مصائب اور جھمیلے آپ کو گھیرتے ہیں ان سب کا ایک ہی جواب ہے اور وہ وہی جواب ہے جس کا قرآن کریم اس آیت میں ذکر کرتا ہے :—

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؕ

منقولات

جلسۂ ربوہ

انگریزی ہفت روزہ ”ویو پوائنٹ“ کا ایک اداریہ شذرہ

ایک یا دو مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی ایک چھوٹی سی خبر سے منکشف ہوا کہ حکومت پنجاب نے اپنی کوئی غیر واضح پالیسی نافذ کرنے کے سلسلہ میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی عائد کر دی ہے جو تقسیم کے بعد سے ہر دسمبر میں ربوہ کے مقام پر منعقد ہوتا ہے — قادیانیوں کو ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ ”غیر مسلم“ قرار دینے کے جواز و محرکات کے متعلق خواہ کوئی کچھ بھی خیال کرے اور پھر ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان کے طرز عمل۔ اور ان کی عبادت گاہوں پر مزید پابندیاں عائد کرنے یا ان کے کلمہ طیبہ لگانے پر ان کے خلاف تعزیری اقدامات کئے جانے کو عام مسلمانوں کے عقیدہ ”ختم نبوت“ کے لئے کتنا ہی موجب استحکام سمجھے۔ تاہم حکومت کو ایسا کوئی اخلاقی یا قانونی حق واختیار نہیں کہ وہ کسی فرقہ یا جماعت کے مذہبی یا دیگر اجتماعات پر پابندی عائد کر دے۔ دوسرے مذہبی فرقوں اور جماعتوں کے عقائد و عمل کو تو صاحب اختیار کی طرف سے صحیح تعبیر دی جاتی ہے اور ان کے مذہبی اجتماعات کے انعقاد اپنے عقائد کے اظہار اور ان کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر جلوس نکالنے پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

— نہ دیانتداری سے قادیانیوں کی سالانہ کانفرنس کو امن عامہ کے لئے خطرہ کا موجب ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ امن عامہ کو خطرہ (اگر کبھی پیدا ہوا) تو ان لوگوں سے ہو سکتا ہے جنہوں نے حکومت سے ایسی پابندی عائد کرنے کا مطالبہ و تقاضا کیا جس کا آسانی سے سدباب ہو سکتا تھا۔ بظاہر یہ حکومت کا فرض ہونا چاہیئے کہ دوسرے عقائد کے حامل لوگوں کو جنبش دلائے بغیر وہ شہریوں کے کسی اقلیتی گروپ کا جلسہ پُر امن طور پر ہونے دے۔ اس لئے کہ پاکستان میں مکمل مذہبی آزادی کو آئینی طور پر تحفظ دیا گیا ہے۔ حکومت کا ایسا کرنا قائداعظمؒ کے اس ارشاد کی تعمیل بھی ہے جو انہوں نے دستور ساز اسمبلی کے سامنے اپنی تاریخی تقریر میں فرمایا تھا۔ اس لئے ہم یہ تجویز کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں مذہبی اقلیتوں کے بارے میں اپنی پالیسیوں پر بڑی احتیاط سے نظر ثانی کریں۔ کیونکہ پاکستانی شہریوں کے ایک گروپ سے ایسا امتیازی سلوک نہ صرف ان کے جذبات و احساسات کو مجروح کرتا ہے بلکہ موجودہ طرز معاملہ سے پاکستان کی عالمی ایوانوں میں بھی بدنامی ہو گی۔

(ترجمہ) ویو پوائنٹ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۵ء بحوالہ ”لاہور“ ۱۱ جنوری ۱۹۸۶ء

"ایسا بھی ہوتا ہے"

جب مفتی دار العلوم دیوبند نے بانیٔ دار العلوم ہی کے خلاف کُفر کا فتویٰ جاری کر دیا

از مکرم اکرام عزیز صاحب شاہدرہ - لاہور

کسی ستم ظریف نے ایک کتاب سے چند سطور نقل کیں۔ اور یہ بتائے بغیر کہ اقتباسات کس کتاب سے ماخوذ ہیں اور ان کا مصنف کون ہے۔ دار العلوم دیوبند کے دار الافتاء کو بھیج کر شرعی فیصلہ طلب کیا۔

دار الافتاء کے مفتیانِ عظام نے فتویٰ روانہ کر دیا۔ جو کہ درج ذیل ہے:۔

فتویٰ علیٰ الجواب

"انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا (نعوذ باللہ) اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں اس کی وہ تحریر پڑھنا نا ک بھی اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم

سید احمد علی سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند"

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے۔ اس سے قطع تعلق کریں۔

(دستخط مسعود احمد عفا اللہ عنہ)

مُہر دار الافتاء دیوبند فی الہند

(بحوالہ سہ روزہ دعوت دہلی بابت ۷ اجنوری ۱۹۵۶ء)

آپ جانتے ہیں دیوبند کے مفتیان نے یہ کفر کا فتویٰ کس کے خلاف دیا۔ سنیئے۔ اور ان کے جذبۂ تحقیق کا ماتم کیجیے۔ یہ فتویٰ بانیٔ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے خلاف دیا گیا۔ اقتباسات اُن کی کتاب "تصفیۃ العقائد" سے ماخوذ تھے۔

ایک اور کارنامہ

ایک اور ستم گر نے چند اقتباسات دار الافتاء دیوبند روانہ کر کے شرعی فیصلہ طلب کر لیا۔ پہلے استفتاء ملاحظہ فرمائیے:۔

"۔۔۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اگر کوئی عالم دین خارج ملنا البہار و منعنا متصل بمابقہ آیات کی تشریح اور اس سے درج ذیل نتائج اخذ کرتے ہوئے اس طرح لکھے:

اقتباس ۱: "یہ دعویٰ تخیل یا وجدان محض کی حد سے گزر کر ایک شرعی دعویٰ کی حیثیت میں آجاتا ہے۔ کہ مریم عذراء کے سامنے جس شبیہ مبارک اور بشر سوی نے نمایاں ہو کر پھونک ماردی وہ شبیہ محمدی تھی۔ اس ثابت شدہ دعویٰ سے بیّن طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے۔ کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا اس شبیہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جب کہ اس کے تصرف سے حاملہ ہو گئیں۔"

اقتباس ۲: "پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعویدار ایک حد تک ہم بھی ہیں۔ مگر ابن اللہ مان کر نہیں۔ بلکہ ابنِ احمد کہہ کر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہی ہو۔"

اقتباس ۳: "حضور تو بنی اسمٰعیل میں پیدا ہو کر کلی انبیاء کے خاتم قرار پائے اور عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہو کر اسرائیلی انبیاء کے خاتم کیے گئے۔ جس سے ختم نبوت کے منصب میں ایک گونہ مشابہت پیدا ہو گئی۔ الولد سر لابیہ۔"

اقتباس ۴: "بہر حال اگر خاتمیت میں حضرت مسیح کو حضور سے کامل مناسبت دی گئی تھی۔ تو اخلاق خاتمیت اور مقامات خاتمیت میں بھی مخصوص مشابہت و مناسبت دی گئی۔ جس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسوی کی بارگاہِ محمدی سے خلقاً وخلقاً و رتبتاً و مقاماً ایسی ہی مناسبت ہے۔ جیسی کہ ایک چیز کے دو شریکوں میں یا باپ و بیٹوں میں ہونی چاہیئے۔"

براہ کرم مندرجہ بالا اقتباسات کے متعلق قرآن حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہوئے اس کی صحت و عدم صحت کو ظاہر کر کے بتائیں کہ ایسا شرعی دعویٰ کرنے والا اہل سُنت والجماعت کے نزدیک کیا ہے۔ (المستفتی)

(بحوالہ الیشیا ۹ جنوری ۶۳ء دعوت دہلی بابت ۲۲ دسمبر ۶۲ء)

استفتاء آپ نے پڑھ لیا۔ اب اس سلسلہ میں مفتی دار العلوم دیوبند فی الہند کے فتویٰ کا مطالعہ فرمائیے:

الجواب:۔ جو اقتباسات سوال میں نقل کئے ہیں۔ اس کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف کر رہا ہے۔ بلکہ در پردہ قرآنی آیات کی تکذیب اور ان کا انکار کر رہا ہے۔ جملہ مفسرین نے تفاسیر میں تشریح کی کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو مریم علیہا السلام کی طرف بھیجے گئے تھے۔ وہ شبیہ محمدی نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے کبھی یہ نہ سمجھا۔ بلکہ "ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ۔ لاھب لک غلاماً زکیا۔ قال ربک ھو علی ھین ولنجعلہ آیۃ للناس۔ الی آخر الآیات۔"

"ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کے قائل تھے۔ اور اس پر اجماعِ اُمت ہے کہ وہ فرشتہ تھا۔ جو حضرت مریم کو خوشخبری سنانے آیا تھا۔ شخص مذکور سے ملحد و بے دین ہے۔ عیسائیت و قادیانیت کی روح اس کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ وہ ضمناً عیسائیت کے عقیدے عیسیٰ ابن اللہ کو صحیح ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جس کی تردید علیٰ رؤس الاشہاد قرآنِ عزیز نے کی ہے۔ نیز لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم الحدیث۔ ببانگ دہل شخص مذکور کی تردید کر رہی ہے۔

الحاصل یہ اقتباسات قرآن واحادیث اور جملہ مفسرین اور اجماع اُمت کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں کو ہرگز اس طرف کان نہ لگانا چاہیئے۔ بلکہ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ جب تک توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

دستخط: سید مہدی حسن مفتی دار العلوم دیوبند

ایضاً

جس شخص کے متعلق مفتی دار العلوم دیوبند فی الہند نے مذکورہ بالا فتویٰ جاری کیا ہے۔ آپ اس کا نام جاننے کے لئے یقیناً بے چین ہوں گے۔ تو سنیئے۔۔۔ یہ فتویٰ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے خلاف جاری ہوا ہے اور جن اقتباسات پر کفر کا فتویٰ جاری ہوا۔ وہ طیب صاحب کی کتاب "اسلام اور مغربی تہذیب" سے ماخذ تھے۔

کہرام مچنے کے بعد

بانیٔ دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے خلاف کفر کا فتویٰ (اور مفتی دار العلوم دیوبند سید مہدی حسن کے قلم سے) اس انکشاف کے بعد دار العلوم دیوبند میں ایک کہرام مچ گیا۔ دار العلوم کے مفتیوں نے خود بانی اور مہتمم دار العلوم دیوبند پر اپنے قلم سے فتویٰ جاری کر دیا۔

چنانچہ دار العلوم دیوبند نے چند اکابرین پر مشتمل ایک تحقیقی کمیٹی بنائی۔ جس کا مقصد مولانا قاسم نانوتوی اور قاری محمد طیب کو اس فتویٰ سے نجات دلانی تھی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

"مستفتی کے پیش کردہ اقتباسات پر دار الافتاء نے از سرِ نو تحقیقی توجہ دی اور مفصل جواب حضرت مولانا مفتی جمیل الرحمٰن صاحب نائب مفتی نے تحریر فرمایا۔ اور بہ نظر احتیاط اس جواب پر حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب نانوتوی مفتی مالوہ و رکن مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند و نگران دار الافتاء منجانب مجلسِ شوریٰ اور تمام اکابر اساتذہ نے پورے غور و فکر کے بعد تصدیقی دستخط ثبت فرمائے۔

(مولانا) محمد عبد الحق انچارج دفتر اہتمام دار العلوم دیوبند۔ ۹-۸-۸۲ھ

بحوالہ مدینہ (بجنور) ۲۸ جنوری ۱۹۶۳ء)

چنانچہ اس تحقیقی توجہ کے بعد مذکورہ اوّل اقتباسات پر یہ فتویٰ آیا۔

الجواب:۔ اقتباسات مذکورہ سوال میں کوئی امر عقائدِ اسلام سے متصادم نہیں۔ بلکہ ان کی حیثیت لطائف و نکات کی ہے۔ جن کے لئے اسلامی روایات میں ماخذ و مبنیٰ موجود ہے۔

محمد جمیل الرحمٰن عفرلہٗ نائب مفتی دار العلوم دیوبند ایضاً۔

غور فرمایا آپ نے جن اقتباسات پر اسی دار الافتاء کے مفتی مہدی حسن نے فتویٰ صادر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ان اقتباسات کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف کر رہا ہے بلکہ در پردہ قرآنی آیات کی تکذیب بلکہ ان کا انکار کر رہا ہے۔

اب دار العلوم کے تمام اکابر اساتذہ کی تصدیق و تائید کے ساتھ اسی دار الافتاء کے نائب مفتی مولانا جمیل الرحمٰن کے دستخط سے دوسرا فتویٰ جاری کیا گیا۔ کہ اقتباسات مذکورہ سوال میں کوئی امر عقائدِ اسلام سے متصادم نہیں ہوتا ✦

حاصل مطالعہ

حضرت مولانا محمد زکریا رحؒ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور اپنی مشہور تالیف "حکایات صحابہؓ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرؓ نے اس کا انکار کیا ان کی تردید کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے کلام پاک کی آیت **وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل** آخر تک تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: محمد صلعم نرے رسول ہی تو ہیں خدا تو نہیں جس پر موت وغیرہ نہ آسکے سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید بھی ہو جائیں تو کیا تم لوگ الٹے پھر جاؤ گے ...... (باب ۱۲ صفحہ ۲۷)

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ حضرت مولانا رحؒ نے آیت کے اس حصہ "قد خلت من قبلہ الرسل" کا ترجمہ بالکل حذف کر دیا ہے۔ اس کا سبب یہی ہو سکتا ہے کہ ان کو اندیشہ ہوا کہ اس سے حضرت مسیحؑ کی بھی وفات ثابت ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت مسیحؑ زندہ ہوتے تو نہ حضرت ابوبکرؓ اس آیت سے استدلال کر سکتے تھے اور نہ حضرت عمرؓ اس سے رسول کریمؐ کی وفات کے قائل ہو سکتے تھے۔ ایسی علمی اور دینی خیانت کسی اہل علم کے شایان شان نہیں۔

خاکسار۔ الحٰج غفر لہٗ ایم۔ اے۔ فاضل دیوبندی
حبیب منزل۔ گنجے سکوائر۔ لکھنؤ۔ ۲۲۶۰۰۱

ولادتیں

(۱) — خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ م کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "صادق احمد چیمہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ کا پوتا اور مکرم انوار محمد صاحب راشدؔ کا نواسہ ہے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار چوہدری منصور احمد چیمہ نائب ناظر تعلیم

(۲) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ شمیم اختر سلمہا اہلیہ عزیز نور الدین منور شیخ ساکن چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ (پاکستان) کو بتاریخ ۲/۷/۸۶ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو برادرم مکرم صلاح الدین صاحب کا پوتا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ اعانت بدر میں ۱۲/ روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شیخ منظور احمد درویش۔ قادیان۔

(۳) — مکرم گل محمد شاہ صاحب کبجدرک کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے پانچ لڑکیوں کے بعد مورخہ ۴ م کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی صحت وسلامتی درازی عمر نیک وصالح نیز خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اس خوشی میں موصوف نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں اور دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

(۴) — خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱ ۸/۸۶ بروز جمعۃ المبارک پانچویں بچی عطا فرمائی ہے بچی کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "فوزیہ عفت" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم شریف احمد صاحب سیکھوپوری درویش کی پوتی اور مکرم منظور احمد صاحب چیمہ بہاولپوری درویش مرحوم کی نواسی ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار مبارک احمد شیخوپوری کارکن دفتر بدر

(۵) — برادرم مکرم محمد بشارت صاحب بجلی ساکنہ سنکوٹ ضلع پونچھ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اس سے قبل موصوف کے ہاں جو بچے بھی پیدا ہوئے وہ بقضائے الٰہی جلد فوت ہوتے رہے۔ موصوف بطور شکرانہ مبلغ

یکصد روپے بشمول اعانت بدر مختلف مدات میں ارسال کر کے نومولود کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ منظور احمد پونچھی کارکن نظارت امور عامہ

(۶) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بتاریخ ۱۹/۸/۸۶ بیٹی عطا فرمائی جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "بشریٰ رعنا" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب درویش (بہاولپوری) مرحوم کی پوتی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش کی نواسی ہے۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(ایڈیٹر)

(۷) — خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ اُم ہانی بیگم سلمہا اہلیہ مکرم مشتاق احمد صاحب حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۷/۷/۸۶ کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "قدسیہ مشتاق" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کی نواسی اور مکرم بشیر احمد صاحب سعید آباد ونے نگر کالونی حیدر آباد کی پوتی ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

(۸) — میری چھوٹی لڑکی عزیزہ امۃ القیوم سلمہا اہلیہ عزیزم وسیم احمد صاحب سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹/۷/۸۶ کو اپنے فضل سے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "فتیحہ نصرت" تجویز فرمایا ہے نومولودہ خاکسار کی نواسی اور مکرم منیر احمد صاحب ٹی سنڈیکیٹ کی پوتی ہے۔

خاکسار۔ بشیر الدین احمد حیدر آبادی

(۹) — اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۹/۸/۸۶ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ اعانت بدر میں مبلغ پندرہ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ عبد الحلیم خان کیرنگ (اڑیسہ)

قارئین سے نومولودین کے نیک صالح خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

پہلا تبصرہ

"ضیاء اسرائیل کو تسلیم کر لینے کے حق میں"

نیویارک۔ اگست ۱۲ (پی۔ ٹی۔ آئی)

"پاکستان کے جنرل ضیاء الحق نے یہ کہتے ہوئے کہ تم تیس لاکھ یہودیوں کو سمندر میں نہیں پھینک سکتے "عربوں اور دوسروں کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم کر لینے کے حق میں رائے دی۔

یہاں پر شائع کی گئی مشرق وسطیٰ کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک انٹرویو میں جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ اسرائیل کے خلاف اسلامی دنیا کے ساتھ پاکستان نے مشترکہ موقف اختیار کیا ہے۔ "ہم فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کی بھی تائید کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم اسرائیل کے خلاف بھی نہیں ہیں"

"جنرل ضیاء نے مزید کہا کہ اسرائیل جو ملک حاصل کر لیا ہے اب اس کا انکار کرنا ہمارے لئے عملاً ممکن نہیں۔ تم تیس لاکھ یہودیوں کو سمندر میں نہیں پھینک سکتے"

(ترجمہ از روزنامہ ٹریبیون (انگریزی) چنڈی گڑھ ۱۳ اگست ۱۹۸۶ء)

درخواست دعا: — خاکسار کی خوشدامن محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بوجہ اختلاج قلب کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل و عاجل صحت یابی نیز ان کے بچوں کے کاروبار میں برکت و ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشارت احمد حیدر قادیان

جلسہ سالانہ برطانیہ اور ختم نبوت کانفرنس لندن

پریس اور ریڈیو کی خبروں کے آئینہ میں

قادیانی جماعت کا جلسہ ۲۵ جولائی کو انگلستان میں ہوگا

(نمائندہ جنگ) مجلس ختم نبوت بلوچستان کے جنرل سیکرٹری حاجی تاج محمد فیروز نے ایک بیان میں کہا کہ قادیانیوں کا سالانہ جلسہ انگلستان میں ۲۵ جولائی سے ۲۷ جولائی تک ہو رہا ہے جس میں ملک سے ہزاروں قادیانی شرکت کر رہے ہیں بلکہ بعض مسلمانوں کو بھی سیر و تفریح کے بہانے باہر لے کر جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی بڑی تعداد کے ملک سے باہر جانے پر پابندی لگائے کیونکہ اس سے زر مبادلہ کا نقصان ہوتا ہے جبکہ حج پر بھی زیادہ مسلمانوں کے جانے پر پابندی ہے لیکن قادیانیوں کو کھلی چھٹی دی گئی ہے بلکہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں کی محدود تعداد کو ملک سے باہر جانے کی اجازت دے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ جون ۸۶ء)

قادیانیوں کو رعایتی ٹکٹ دینے کی مذمت

کراچی (پ ر) کراچی سے قومی اسمبلی کے ارکان پروفیسر محمد عثمان رمز اور مظفر احمد ہاشمی نے .... قادیانی وفد کو پی آئی اے کی جانب سے لندن جانے کے لئے رعایتی ٹکٹ دینے کو انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت اقدام قرار دیا .... انہوں نے قادیانیوں کے سلسلے میں پی آئی اے اور حکومت کے اقدام پر سخت تنقید کی اور کہا کہ دوسرے گروہ کے برعکس یہ ایک ایسا سیاسی گروہ ہے جو پاکستان بننے سے لے کر آج تک اسلامی نظام کے قیام اور شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں ہمیشہ سب سے بڑی رکاوٹ رہا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کریں۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۷ جولائی ۸۶ء)

سرتاج عزیز وزیر مملکت برائے زراعت کی وضاحت

اسلام آباد (اپ پ) .... گزشتہ روز سینٹ کے اجلاس میں نائب قاضی حسین احمد نے اپنی تحریک استحقاق پر بحث کے لئے زور دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت کے ارکان کو ۲۳ جولائی کو لندن میں ان کی جماعت کے کنونشن میں شمولیت کے لئے پی آئی اے نے رعایت کی اجازت دی ہے محرک نے کہا کہ یہ کنونشن پاکستان اور موجودہ حکومت کے خلاف ایک پروپیگنڈہ مہم کا حصہ ہے وزیر مملکت برائے زراعت سرتاج عزیز نے تحریک کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کرایوں میں رعایت کسی خاص فرقے سے وابستگی کی بنیاد پر نہیں دی گئی بلکہ یہ ایاٹا کے اصولوں کے مطابق دی گئی ہے جو کہ دنیا بھر کی فضائی کمپنیوں میں ایک معمول کی بات ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ جولائی ۸۶ء)

برطانیہ کے احمدیہ کنونشن میں جانے والے ۱۹ قادیانی گرفتار

کراچی (سٹاف رپورٹر) برطانیہ کے کنونشن میں شرکت کے لئے لندن جانے والے ۱۹ قادیانیوں کو کراچی ائیرپورٹ پر گرفتار کر لیا گیا۔ قادیانیوں نے پاسپورٹ میں خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق کراچی ائیرپورٹ پر جمعہ کو سعودی فضائی کمپنی کے طیارے سے لندن کے لئے روانہ ہونے والے ۱۹ قادیانیوں کو ایف آئی اے امیگریشن کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شجاعت حسین کی نگرانی میں انسپکٹر خلیق الزماں نے گرفتار کر لیا یہ قادیانی سب برطانیہ میں ہونے والے احمدیہ جماعت کے ۳ روزہ کنونشن میں شرکت کے لئے جا رہے تھے جو ۲۵ جولائی سے شروع ہو رہا ہے قادیانیوں نے پاسپورٹ میں خود کو مسلمان ظاہر کیا تھا گرفتار کئے گئے افراد میں ۱۱ مرد ۷ خواتین اور ۱ بچے شامل ہیں۔ ان کے نام مسماۃ زاہدہ، مسز ممتاز طلعت، زیب النساء، مسز بشریٰ، کوکب جاوید، لئیق احمد چغتائی، محمد اسلم چوہدری، محمد احمد، عبدالرشید، نصیر احمد، منور احمد ایوب، منور احمد عزیز، منور احمد طاہر، محمد منیر، چوہدری محمد خورشید، محمد رمضان اور نصیر احمد بتائے جاتے ہیں۔ ان قادیانیوں کا تعلق ربوہ سے ہے ان کے قبضے سے پاسپورٹ کے علاوہ ڈائریکٹر فارن آفس ربوہ کا سرٹیفکیٹ بھی برآمد کر لیا گیا جس سے یہ تصدیق ہوتی ہے کہ وہ احمدیہ جماعت کی دعوت پر سہ روزہ کنونشن میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۹ جولائی ۸۶ء)

گرفتار کئے جانے والے قادیانیوں کے خلاف سخت کاروائی کی جائے

کراچی (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی، قائم مقام جنرل سیکرٹری محمد انور فاروقی اور تحریک ختم نبوت کے مجاہد عبدالعزیز خلجی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کراچی ایرپورٹ پر گرفتار کئے جانے والے قادیانیوں کے خلاف سخت ترین کاروائی کی جائے کیونکہ وہ قانونی طور پر اپنے آپ کو نہ مسلمان کہہ سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں لیکن انہوں نے خود کو مسلمان ظاہر کر کے قانون کی خلاف ورزی کی اور مسلمان کی حیثیت سے امیگریشن حکام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر بیرون ملک سفر کرنے کی کوشش کی یہ لوگ ہفتہ کی شام اپنے دفتر واقع پرانی نمائش میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ مجسٹریٹ الیف نمبر ۲ عبدالرشید اشرولی نے آج رات ان قادیانیوں کی ضمانت لے کر ان کو رہا کر دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان قادیانیوں کی ضمانت منسوخ کر کے انہیں دوبارہ گرفتار کیا جائے۔ علاوہ ازیں ان کے پاسپورٹ ضبط کئے جائیں اور ان پر پاسپورٹ ایکٹ کی دفعہ ۹۸ ۲ سی کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ جولائی ۸۶ء)

خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر مزید قادیانی گرفتار

کراچی (سٹاف رپورٹر) برطانیہ کے کنونشن میں شرکت کے لئے جانے والے مزید ۱۱ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر ایئرپورٹ پر گرفتار کر لئے گئے۔ یہ قادیانی اتوار کی صبح پی آئی اے کی پرواز سے لندن جانا چاہتے تھے۔ تاہم ایف آئی اے امیگریشن کے عملے نے انہیں پاسپورٹ پر خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر گرفتار کر لیا۔ گرفتار کئے گئے افراد میں اسلم حبیب، جاوید، راجہ خالد، اللہ دتہ، نعیم چوہدری، عبدالستار، صفدر علی جاوید، مسز عزیز الدین، مسز بشریٰ بیگم اور مس زاہدہ بانو شامل ہیں۔ یہ افراد سب برطانیہ میں ہونے والے احمدیہ کنونشن میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۱ جولائی ۸۶ء)

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن میں ہوگی

کراچی (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد دوسری عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے یہاں سے ہفتہ کو لندن روانہ ہو گئے۔ یہ کانفرنس ۲۷ جولائی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ویمبلے ہال لندن میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں عالم اسلام کے مقتدر علماء، مشائخ، دانشور شرکت کریں گے۔ پاکستان سے اس کانفرنس میں مولانا عبدالحفیظ مکی نائب امیر دوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی، خطیب ختم نبوت عبدالرحمن یعقوب باوا اور فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا پر مشتمل چار رکنی وفد اس کانفرنس میں شرکت کرے گا جس کی قیادت فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی کریں گے۔ اس عالمی کانفرنس کی صدارت پیر طریقت الحاج مولانا محمد یوسف متالا برطانیہ کریں گے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ جولائی ۸۶ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز کی کاروائی —— بی بی سی کا نشریہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۵ جولائی کے بارہ میں بی بی سی لندن کے نمائندے مسٹر محمد غیور کی یہ ریڈیو رپورٹ مورخہ ۲۶ جولائی ۸۶ء کی صبح اردو پروگرام سیربین میں نشر ہوئی:-

پاکستان میں احمدیوں کے غیر مسلم قرار دینے اور اُن سے مبیّنہ بدسلوکی کے بعد جب سے مرزا طاہر احمد اور جماعت کے دوسرے اہم اراکین پاکستان چھوڑ کر باہر آگئے ہیں اُن کی سالانہ کانفرنس اب کے دوسری بار برطانیہ میں ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس لندن کے جنوب میں واقع کاؤنٹی سرے کے ایک پُرفضا گاؤں ٹلفورڈ میں ہو رہی ہے۔ جس میں جماعت نے ایک بڑا پلاٹ خرید کر "اسلام آباد" کے نام سے اپنا مرکز قائم کیا ہے۔

کانفرنس نماز جمعہ کے بعد شروع ہوئی جس میں اپنی افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد جنہیں اُن کے ماننے والے حضرت خلیفۃ المسیح کہتے ہیں الزام لگایا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ان کے جان اور مال محفوظ نہیں ہیں۔ ان کے الزام کے مطابق کئی احمدیوں کو وہاں قتل کر دیا گیا ہے۔ اور کئی دوسروں کے گھروں کو آگ لگا دی گئی ہے۔ اُنہوں نے حکومت پاکستان پر کڑی نکتہ چینی کی اور الزام لگایا کہ پاکستان کی موجودہ حکومت اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے مگر جو لوگ خود کو مسلمان کہتے ہیں اُن پر وہ مظالم ڈھا رہی ہے۔

احمدیوں کو مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں غیر مسلم قرار دیا گیا تھا بعد میں پھر صدر ضیاء الحق کی حکومت میں اُن پر یہ پابندی لگا دی گئی کہ وہ خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

کانفرنس کے افتتاح سے قبل مجھ سے بات کرتے ہوئے مرزا طاہر احمد نے کہا کہ پاکستان میں عام آدمی احمدیوں کے قطعی خلاف نہیں ہیں یہ صرف ملاؤں کا ایک ٹولہ ہے جو اپنے مقاصد کے لئے احمدیوں کی دشمنی پر تلا ہوا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر دوسرے لوگوں پر کہیں ظلم کیا جاتا ہے تو مغرب کی قومیں چیخ اٹھتی ہیں مگر پاکستان میں بقول اُن کے احمدیوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اُن پر مغربی اقوام میں خاموشی ہے۔ کیونکہ افغانستان کے بعد اُن کے مفاد پاکستان کی موجودہ حکومت سے وابستہ ہیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ احمدیوں کے پاس ان مظالم کا واحد توڑ اور سب سے بڑا ہتھیار دُعا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اپنی دُعاؤں سے اس مشکل وقت سے کامیابی کے ساتھ نکل سکتے ہیں۔

کانفرنس سے کاؤنٹی سرے کے میئر نے جہاں ٹلفورڈ واقع ہے مختصر خطاب کیا۔ کانفرنس تین دن جاری رہے گی اور اس کا آخری اجلاس اتوار کو ہوگا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن ——— روزنامہ جنگ لندن کی خبر

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے پاکستان کی موجودہ حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں کے خلاف پاکستان میں حکومت کی سطح پر کی جانے والی کارروائیوں کے باوجود احمدی پاکستان کے وفادار رہیں گے کیونکہ عام پاکستانی احمدیوں کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ احمدی خود پاکستانیوں ہی میں سے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے سہ روزہ اجتماع کے دوسرے روز خطاب کر رہے تھے۔ یہ اجتماع سرے کے علاقہ ٹلفورڈ کے مقام "اسلام آباد" میں منعقد ہوا ہے۔ اس اجتماع میں چھ ہزار سے زائد مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ ان مندوبین کا تعلق ۵۰ ممالک سے ہے۔ مرزا طاہر احمد نے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کی ۲ مساجد مسمار کر دی گئیں ۱۴ مساجد کو سربمہر کیا گیا۔ ۱۳۰ مساجد سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو مٹایا گیا۔ اس دوران ہم نے دُنیا کے دوسرے مختلف ممالک میں ۲۰۰ نئی مساجد تعمیر کیں۔ پہلے سے قائم شدہ احمدیہ مشنوں کے علاوہ مزید ۲۸ ممالک میں جماعت کی ۲۵۰ نئی شاخیں قائم کیں۔ دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے نئے تراجم شائع کئے۔ پاکستان میں ۱۴۰ افراد کو کلمہ طیبہ کا بیج سینے پر آویزاں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور ان پر مقدمات چلائے گئے۔ ۲۰ افراد پر صرف احمدی ہونے کے جرم میں قاتلانہ حملہ کرایا گیا ۱۳ احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ ۵۸۵ احمدیوں پر قرآن کریم اور کلمہ کے بیج لگانے کے الزام میں مقدمات دائر کئے گئے جن میں سے ۱۴۲ ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ جماعت کے ۱۳۵ کتب یا رسائل اس دوران حکومت نے ضبط کئے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ جہاں برطانیہ سمیت دیگر غیر مسلم حکومتیں ہمارے شکریہ کی مستحق ہیں جنہوں نے عازمین کنونشن کے لئے سفر میں سہولتیں مہیا کیں۔ وہاں ایک دکھ بھری بات یہ بھی ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس ملک نے احمدیوں کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔ اور اذیتیں پہنچائیں۔ ظالمانہ طریق پر ان کی تلاشی لی گئی۔ بہانے تلاش کرکے ان کو ہراساں کیا گیا اور آنے سے روکا گیا۔ ایک احمدی کے پاس اخباروں کے تراشے تھے جس کے نتیجے میں اسے زدوکوب کیا گیا اور اس وقت وہ یہاں آپ میں موجود ہونے کی بجائے پاکستان کی جیل میں ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت پاکستان کے بار بار اکسانے کے باوجود پاکستان کے عوام نے احمدیوں کے خلاف مظالم میں حصہ نہیں لیا اور حکومت کی ایسی تمام کوششوں کو رد کر دیا۔ پاکستان کے عوام تو خود مجبور ہیں اور ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ تو اس سے میری ہرگز یہ مراد نہیں کہ پاکستان کے عوام ظالم ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ حکمرانوں نے حکومت پر قبضہ کیا ہے اور پاکستان سے وفاداری کی جھوٹی قسمیں کھائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ پاکستانی اخبارات میں احمدیوں پر ظلم کی داستانیں چھپتی ہیں اور ایسے اخبارات حکومت کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں مگر جب ہم من وعن انہی واقعات کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تو اس کو پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ قرار دیا جاتا ہے۔ اجلاس میں عالمی ماہر معاشیات مسٹر ایم ایم احمد، نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بھی شریک تھے۔ مسٹر ایم ایم احمد نے جلسہ سے خطاب بھی کیا۔ علاقہ کے لارڈ میئر اور رکن پارلیمنٹ مسٹر ٹام کوکس نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۸ جولائی ۸۶ء)

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن ——— روزنامہ جنگ لندن کی رپورٹ

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے علماء کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ قرآن حکیم اور احادیث میں مرتد کو قتل کرنے کی سزا کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے سرے کے علاقہ ٹلفورڈ کے مقام اسلام آباد میں سہ روزہ کنونشن کے اختتامی اجلاس سے جس میں ۵۰ سے زائد ممالک سے ۶ ہزار سے زائد مندوبین شریک ہوئے تھے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور نہ ہی بعد میں کسی ایک شخص کو محض ارتداد کی بناء پر قتل کیا گیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ بریلوی دیوبندی شیعہ سنی کے تنازعات اور مسلمان ممالک کے باہمی جھگڑے و تنازعات عالمی استعماری سازش کا نتیجہ ہیں جس کا مقصد مسلمان کو مسلمان کے ساتھ اور مسلم ممالک کو آپس میں لڑانا ہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ انہیں اور تمام احمدیوں کو پاکستان سے محبت اور پیار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا گو ہیں کہ وہ پاکستان اور عالم اسلام کو استعماری قوتوں کی عالمی سازش سے محفوظ رکھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے چار گھنٹے کے خطاب میں خلفائے راشدین کے زمانۂ خلافت کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ چاروں خلفاء کے زمانے میں ایک بھی شخص مرتد ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا۔ موجودہ زمانے کے علماء قرآن کریم اور احادیث کو توڑ مروڑ کر قتل مرتد کا جواز پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ علماء ابھی تک مسلمان کی صحیح تعریف نہیں کر سکے۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کی منیر انکوائری رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ علماء عدالت کے سامنے مسلمان کی صحیح تعریف نہیں کر سکے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان وہ ہے جو ہماری طرح کی نماز پڑھے۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس مولانا مودودی کے نزدیک برصغیر ہندو پاک میں بسنے والے مسلمانوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں۔ قتل مرتد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح کرتے ہوئے مشرکین مکہ کی یہ شرط مان لی تھی کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرتد ہو کر اہل مکہ کے پاس چلا جائے۔ تو اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں ہوگا۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز یہ شرط منظور نہ فرماتے۔ اُنہوں نے حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک صحابی نے جنگ کے دوران ایک ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس نے عین قتل ہونے کے وقت کلمہ پڑھ لیا تھا جب یہ معاملہ حضور صلعم کی خدمت میں پیش ہوا تو

حضورؐ نے نہایت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان صحابی سے فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا اور پھر بار بار اس فقرے کو دہراتے رہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمرؓ۔ اور حضرت علیؓ کے دور میں مرتد ہونے کی وجہ سے کوئی آدمی قتل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر جب کوئی لشکر باہر بھجواتے تو یہ ہدایت کرتے کہ کسی مسلمان کہلانے والے، زکوٰۃ ادا کرنے والے اور نماز پڑھنے والے کو مرتد قرار نہ دیا جائے، حتیٰ کہ اگر کسی بستی سے اذان کی آواز آئے تو اس کو مسلمان تصور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کے سنجیدہ علماء میں سے بھی اکثر مرتد کی سزا قتل کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان میں غلام احمد پرویز، مولانا محمد علی جوہر، نواب بہادر یار جنگ، شمس العلماء مولانا چراغ علی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری شامل ہیں۔ اس طرح آج کے نام نہاد علماء کا یہ دعویٰ کہ اس مسئلہ پر امت مسلمہ کا اجماع ہو چکا ہے، سراسر حقیقت کے خلاف ہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ اس وقت مسلمانوں میں جو باہمی انتشار پھیلا ہوا ہے۔ بریلوی اور دیوبندی ایک دوسرے کو کافر اور مرتد قرار دے رہے ہیں۔ شیعہ سنی ایک دوسرے کو مسلمان نہیں سمجھتے اور اس طرح مختلف مسلمان ممالک آپس میں برسرپیکار ہیں۔ یہ ایک عالمی استعماری سازش ہے۔ جو مسلمانوں کے خلاف اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے مسلمان ملکوں کو آپس میں لڑوا رہی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۹ر جولائی ۸۶ء)

احمدی رہنماؤں کی پریس کانفرنس

لندن (نمائندہ جنگ) احمدی رہنماؤں نے کہا ہے کہ یہ قطعی بے بنیاد الزام ہے کہ احمدی تحریک کے بانی اور ان کے جانشینوں نے احمدی جماعت میں شامل نہ ہونے والے مسلمانوں کو کبھی غیر مسلم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ کبھی بانی تحریک احمدیہ نے کسی کو غیر مسلم کہا ہے اور نہ ان کے کسی جانشین نے مسلمانوں کو غیر مسلم کہا ہے جبکہ مسلمانوں نے پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کی اپنے قبرستانوں میں تدفین اور اپنی مساجد میں عبادت ممنوع قرار دے دی۔ یہ رہنما احمدیہ جماعت کی سہ روزہ سالانہ کانفرنس کے اختتام پر بدھ کو پکاڈلی لندن کے ایک ریسٹوران میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ پریس کانفرنس کی صدارت امریکہ میں احمدی جماعت کے صدر مظفر احمد ظفر نے کی۔ ان کے علاوہ مصر سے احمدی رہنما مصطفیٰ ثابت اور گھانا کے عبدالوہاب بن آدم نے بھی خطاب کیا اور سو غیر ملکی احمدی نمائندوں کی جانب سے ایک بیان جاری کیا۔ جس میں ضیاء حکومت کو تند و تیز تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور کہا گیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کی جو مہم شروع کی گئی تھی وہ اب بیرون ملک بھی پھیلنے لگی ہے۔ انہوں نے مغربی اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ جراح کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کینسر کو پھیلنے سے قبل ہی اپنے نشتر سے کاٹ کر پھینک دے اور اپنی حکومتوں اور رائے عامہ کو احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف منظم کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے بنیادی حقوق سلب کرنے سے عالمی امن و استحکام کو خطرہ لاحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی شہ پر عرب ملکوں میں بھی احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ صدر ضیاء الحق کے نمائندے راجہ ظفر الحق کی ایماء پر مصری اسمبلی سے یہ قانون منظور کرانے کی کوشش کی گئی کہ جو شخص احمدی ہو جائے اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جا سکے —— انہوں نے جنوبی افریقہ اور پاکستان کو ہم پلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر جنوبی افریقہ میں رنگ کی وجہ سے تو پاکستان میں مذہبی عقائد کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ امتیازات روا رکھے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ناموس رسولؐ کے تحفظ کے لئے نئے مجوزہ قانون پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے عیسائیوں کو بھی ناموس رسولؐ کے نام پر سزا دی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

دستور کی پابندی احمدی رہنماؤں سے جب دریافت کیا گیا کہ کیا وہ پاکستان کے دستور کو اور قومی اسمبلی کے بنائے ہوئے قوانین کو تسلیم کریں۔ تو وہ امن و تحفظ کے ساتھ اقلیت کے طور پر رہنے کی پیشکش قبول کرنے کے لئے تیار ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے دستور کو کیسے تسلیم کر سکتے ہیں، جس میں ہمارے وجود کی نفی کی گئی ہو۔ تاہم یہ دستور اس وقت تک قبول تھا جب تک اس میں ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ اس سے قبل ہم نے ہمیشہ حکومت کی حمایت کی۔ احمدی حضرات نے فوج اور سول انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ اور وہ بیرونی دنیا میں پاکستان کے بہترین سفیر تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق کو کس نے یہ اختیار دیا تھا کہ وہ یہ طے کریں کہ کون مسلمان ہے اور کون غیر مسلم ہے۔ اسی طرح کسی پارلیمنٹ کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لوگوں کے عقائد کا فیصلہ کرے، برطانوی پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں کہ وہ یہ قانون بنا سکے کہ کیتھولک یا میتھوڈسٹ عیسائی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کی خاطر قائم ہوا ہے اس لئے اس کا قانون شریعت پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اور شریعت یہ کہتی ہے کہ خدا کی شریعت کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی انسان کی اطاعت نہ کی جائے اور حضور اکرمؐ نے مسلمان کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے اور ذبیحہ کھائے۔ تو اس تعریف کو چھوڑ کر ہم اسمبلی کی تعریف کس طرح مان سکتے ہیں۔ انہوں نے صدر ضیاء الحق پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ۹۹ فیصد مسلمانوں کے ملک کا سربراہ مسلمانوں کو متحد کرنے کے بجائے ان میں تفرقہ پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں پر مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھنے کا الزام وہ لوگ لگاتے ہیں جنہیں احمدی تحریک کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس موقع پر احمدی جماعت کے پریس سیکرٹری رشید چوہدری نے ایک کتابچہ تقسیم کیا۔ جو انگریزی میں ہے اور کانفرنس کے موقع پر شائع ہونے والے اپنے مضمون کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان میں اب تک ۱۵ احمدیوں کو قتل کیا جا چکا ہے جبکہ مزید دو کے بارے میں یہ شبہ ہے کہ انہیں اپنے عقائد کی بناء پر یا کسی اور وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ اسیر گرفتار شدگان کی تعداد ۵ سو سے زائد ہے۔ مظفر احمد ظفر نے بتایا کہ پاکستان سے باہر چار احمدیوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم سیاسی نہیں، مذہبی کمیونٹی ہیں اور ہم پاکستان میں صورت حال کا مقابلہ صرف اپنی دعاؤں اور پیغام محبت کے ذریعے کریں گے۔ کانفرنس میں شریک ایک غیر ملکی خاتون سلمیٰ مبارکہ نے کہا کہ ہم میں اور مسلمانوں میں فرق یہ ہے کہ ہمارے عقیدہ میں مسیح موعود آ چکے ہیں جبکہ وہ ان کی آمد کے منتظر ہیں۔ [illegible] جاری کئے جانے والے ۸ صفحاتی بیان پڑھتے ہوئے مسٹر مظفر احمد ظفر نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں، ان پر حقوق انسانی کے تحفظ کے عالمی ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل، حقوق انسانی کمیٹی، اقلیتی حقوق گروپ انٹرنیشنل جیوریسٹ کمیشن وغیرہ بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مذمت کر چکے ہیں۔ بیان میں قادیانی آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کے خلاف تمام امتیازات اور ظالمانہ کارروائیاں ختم کرنے اور انہیں اپنے عقائد کے مطابق مذہبی آزادیاں دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ بیان میں فوجی عدالتوں کی سزاؤں پر سول عدالتوں میں نظرثانی کرانے اور تمام شہریوں کو مساوی بنیادی حقوق دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ صدر ضیاء پر سخت تنقید کے بعد وزیر اعظم جونیجو پر بھی کڑی تنقید کی گئی۔ اور ان کی مختلف تقریروں کا حوالہ دیا گیا جن میں انہوں نے قادیانیت کے خاتمہ کا اعلان کیا تھا۔ بعد ازاں کانفرنس کے منتظمین نے بتایا کہ سہ روزہ احمدی کانفرنس میں ۷ ہزار کے لگ بھگ افراد شریک ہوئے جن میں ۲ ہزار سے زائد افراد پاکستان سے آئے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۱ر جولائی ۸۶ء)

یوم ختم نبوت پر اجتماعات

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر برطانیہ میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔ اور جامع مسجدوں میں علماء کرام نے تحریک ختم نبوت کی حمایت کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں کی مذمت کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کلیپٹن کی جامع مسجد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے باہمی اتحاد و اشتراک کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ لندن کی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے بعد ناروے، جرمنی، ڈنمارک، امریکہ اور سویڈن میں بھی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ ساؤتھ آل کی جامع مسجد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ قادیانی گروہ انسانی حقوق کے نام پر مظلومیت کا جو ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے وہ

ہوئے کہا کہ انسوس ہے اور تعجب قادیانی گروہ مسلمانوں کے دینی شخصوں پر حملہ آور ہو کر جو ظلم کر رہا ہے اس پر پردہ ڈالنے کے لئے قادیانی لیڈر مظلومیت کا واویلا کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالحفیظ انکی نے جدہ کی جامع مسجد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اس لئے انہوں نے گورداسپور کو بھارت کے حوالے کر کے کشمیر کو پاکستان سے کاٹنے کی سازش کی تھی اور اب بھی وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خان عبدالولی خان کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت کو افسوسناک قرار دیا۔ اور کہا کہ قادیانیوں کی حمایت کرنے والے لیڈر عالمی سامراجی آقاؤں کو خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قادیانیوں کی حمایت کرنے والے لیڈروں کو برداشت نہیں کریں گے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۱ جولائی ۱۹۸۶ء)

دعائے مغفرت

(۱) — افسوس! مکرم قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہجہانپور مورخہ ۲۸/۲۷ جون کی درمیانی شب اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مرحوم کے والد مکرم حاجی عبدالقدیر صاحب مرحوم نے آپکو قادیان بھجوایا۔ وہاں پر آپکو حضرت مصلح موعود اور دیگر صحابہؓ کی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملا۔ بزرگوں کا اثر تا دمِ حیات مرحوم کی زندگی میں موجود رہا۔

مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ خوش اخلاق ملنسار مہمان نواز اور دینی وجماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ سالہا سال تک جماعت شاہجہانپور کی صدارت کے اہم عہدہ پر فائز رہے۔ اور آخر وقت تک اس خدمت کو خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ مرکزی نمائندگان کی بے حد عزت وتکریم کرتے تھے۔ خاکسار جب کبھی مرحوم سے ملاقات کی غرض سے جاتا باوجود اس کے کہ بوجہ پیرانہ سالی اکثر بیمار رہتے تھے فوراً اٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک خاکسار کو نہ بٹھا لیتے۔

مورخہ ۸ جون کو علاج کی غرض سے بریلی گئے وہاں مرحوم کا ہرنیا کا آپریشن ہوا مگر ضعف بڑھتا گیا۔ بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مورخہ ۲۸ جون کو خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر کی تیاری کے بعد دعا کروائی۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست بھی شامل تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندئ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار تنویر احمد خادم مبلغ شاہجہانپور

(۲) — خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر قربان علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنکال وصیت نمبر ۹۷۶۵ جو تقریباً ایک سال سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر مورخہ ۸۶/۷/۲ کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

اگلے روز بعد نماز تہجد مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر تدفین عمل میں آئی۔

محترم والد صاحب مرحوم نے ایک لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت پنکال و زعیم مجلس انصاراللہ مقامی سلسلہ کی خدمت انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد نعیم الحق۔ پنکال (اڑیسہ)

(۳) — میری پیاری امی جان محترمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم عبدالقادر صاحب آف گجرات نزد قادیان حال مقیم لاہور کینٹ ایک مختصر سی بیماری کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی یکم جولائی ۸۶ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥ امی جان مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسلئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں انکی تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امی جان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں اور ابا جان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبدالسمیع سہیل۔ مسقط۔ عمان۔

(۴) — مکرم اسو میاں صاحب بلدی پدا (اڑیسہ) مورخہ ۸۶/۶/۱۴ کو رات آٹھ بجے بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥ مرحوم نے اگرچہ بہت بعد میں احمدیت قبول کی تھی۔ لیکن قبولِ احمدیت سے بہت پہلے سے جماعت احمدیہ کی تائید میں تبلیغی پروگرام کرواتے رہتے۔ یہاں تک کہ جب جماعت کا پہلا دفعہ جلسہ وغیرہ ہوا اور سو روپیہ گیا تھا تو ۱۲/۱ افراد کے خورد ونوش کا انتظام انہوں نے ہی کیا تھا۔ اور جب بھی کوئی احمدی بغرضِ تبلیغ جاتا تو وہ ضرور ملاقات کرتے اور کوئی نہ کوئی دعوت کرتے۔ جب انہیں احمدیت قبول کرنے کو کہا جاتا تو کہتے تھے کہ محمد قاسم صاحب صدر جماعت بلدی پدا کی شادی کو دس بارہ سال کا عرصہ ہوا ابتک کوئی اولاد نہیں جب انکا لڑکا ہوگا تو میں بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد بفضلہ تعالیٰ صدر صاحب موصوف کے ہاں یکے بعد دیگرے دو لڑکے ہوئے۔ اور مرحوم بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ۔ مرحوم بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار بزرگ تھے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

(۵) — مکرمی مشتاق احمد صاحب ڈار قائد مجلس سرینگر لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب ڈار کی لڑکی عزیزہ یاسمین بانو (عمر بارہ سال) کو اچانک تکلیف لاحق ہوئی اور ہسپتال پہنچتے ہی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥ عزیزہ مرحومہ کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صدر عمومی خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

مسجد احمدیہ مردان (پاکستان) کی شہادت کا اندوہناک سانحہ

امراء و صدر صاحبان کیلئے ضروری ہدایات

مردان (شمالی مغربی سرحدی صوبہ) پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کی جو تازہ اطلاع یہاں موصول ہوئی ہے اس کے مطابق

"عیدالاضحیٰ سے ایک روز قبل مردان کی جماعت اسلامی نے ایک احمدی کو بلا کر یہ خلاف اسلام حکم دیا کہ آپ عید پر قربانی نہ کریں۔ یہ سخت ظالمانہ حکم دینے کے بعد آج ۱۷ اگست کو آٹھ بجے صبح جب کہ احمدی مردان کی احمدیہ مسجد میں نماز عید ادا کر رہے تھے تو پولیس کی بھاری جمعیت مسجد میں داخل ہوئی اور نوے (۹۰) کے قریب احمدی افراد کو جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے گرفتار کر کے لے گئی۔ اسی اثناء میں شر پسند عناصر کا ایک ہجوم مولویوں کی قیادت میں وہاں پہنچا اور پولیس کی موجودگی اور اعانت کے ساتھ مسجد میں لگے ہوئے پنکھے اور دیگر سامان لوٹ لیا۔ اور مسجد کو گرانا شروع کیا۔ یہ عمل سارا دن جاری رہا۔ آخری اطلاع کے مطابق مسجد کو مکمل طور پر شہید کر دیا گیا ہے۔ مسجد میں موجود قرآن مجید کے نسخوں اور دیگر نادر کتب کو نذر آتش کر دیا گیا۔ یہ ساری کارروائی حیات اللہ نامی اسسٹنٹ پولیس کمشنر کی زیر نگرانی ہوتی رہی۔ گرفتار شدگان میں امیر جماعت احمدیہ مردان آدم خان صاحب اور اعلیٰ سول اور فوجی احمدی افسران شامل ہیں۔"

لہٰذا اس تعلق میں احمدیہ مشن لندن سے موصولہ ہدایات کے مطابق فوری طور پر درج ذیل کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(۱):— امریکہ۔ برطانیہ۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور تمام مسلم سفارت خانوں واقع نئی دہلی جن کے پتہ جات کی فہرست بھجوائی جا چکی ہے ان کے سفیروں کو مردان کے اس واقعہ کی تفصیل دے کر Protest Letters انگریزی میں لکھے جائیں کہ وہ پاکستان کی حکومت کے اسلام کے نام پر اس غیر اسلامی اور ظالمانہ فعل کی کھل کر مذمت کریں۔ اور پاکستانی حکومت کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے پُر امن شہریوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرے۔ ایسے خطوط سفارت خانوں کو ارسال کرنے کے بعد ان کی نقول نظارت امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(۲):— مردان کے اس واقعہ کی خبر اپنے علاقہ کے سرکردہ اخبارات میں شائع کروانے کی پوری کوشش کی جائے اور اس تعلق میں خبر شائع ہونے پر اس اخبار کی کٹنگ مع حوالہ کے نظارت ہذا کو بھجوائی جائے — (۳):— اس کے علاوہ لیڈر طبقہ اور صائب الرائے اصحاب سے رابطہ قائم کر کے انہیں اس واقعہ سے آگاہ کیا جائے اور جماعت کے حق میں رائے عامہ ہموار کی جائے اس تعلق میں اپنی مساعی کی اطلاع بھی نظارت ہذا کو بھجوائی جائے۔

(۴):— احباب جماعت کو بھی اس واقعہ کی تفصیل سے آگاہ کر کے دعا کی درخواست کی جائے براہ مہربانی اس تعلق میں جلد کارروائی کی تکمیل کر کے نظارت ہذا کو اطلاع ۲۲ بھجوائیں تاکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جائے۔ ناظر امور عامہ قادیان

قادیان میں عید الاضحیہ کی تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

کہ یہ شخص کتنا پاگل ہے۔ ایک بے آب وگیاہ جنگل میں اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کو ہلاک کر رہا ہے۔ لیکن اگر ان کو وہ ترقی نظر آجاتی جو آج حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کو حاصل ہے اگر انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کا وہ پھیلاؤ نظر آجاتا جو آج نظر آرہا ہے۔ اگر انہیں حضرت ابراہیمؑ کی وہ عظمت دکھائی دیتی وہ نبوت کا سلسلہ انہیں نظر آجاتا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں چلا۔ پھر دنیوی فتوحات اور حکومتیں بھی دکھائی دیتیں تو میں سمجھتا ہوں ہر شخص ترس لیتا اور کہتا کہ مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں اپنی اولاد کو یہاں چھوڑ جاؤں............ تم جو دنیا میں کمزور سمجھے جاتے ہو۔ تم جو دنیا میں حقیر سمجھے جاتے ہو۔ تمہیں خدا نے چُنا ہے۔ تا تم سے وہ اپنے دین کی اشاعت کا کام لے جس طرح آج سے ہزار ہا سال پہلے خدا نے حضرت اسمٰعیلؑ کو چُنا اور انہیں ایک وادی غیر ذی زرع میں رکھنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہاں اسی طرح خدا نے تم کو چن لیا۔ تبلیغ کے لئے دور دراز ملکوں میں جانا پڑتا ہے مگر انہیں کیا پتہ کہ حضرت ہاجرہ کا دل بھی تڑپتا تھا۔ مگر اس نے خدا کے لئے مصائب کو برداشت کیا.......... ہماری عید اسی دن ہو گی جب ہم حقیقی طور پر اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گے۔ وہی دن ہمارے لئے عید کا دن ہو گا۔ کہ ہم عرش کے کنگرے پکڑ کر کہیں کہ اے خدا ہم نے اپنے فرائض کو پورا کر دیا۔ اب تو اپنے انعامات سے ہمیں سرفراز فرما۔ اور یقیناً خدا انہیں اپنے انعامات دے گا۔ پس مومن وہی ہے جو اس عید کی تیاری کرے۔ اس دن جو بھی وہ دعا کرے گا خدا اسے قبول کرے گا۔ بلکہ خدا کہے گا کہ میرے بندے مانگ کہ میں تجھے دوں۔ اس دن خود خدا کو غیرت آئے گی۔ اور کہے گا کہ میرا بندہ مجھ سے کیوں نہیں مانگتا۔ اس دن وہ اُجڑے ہوئے گھر جن کو آج دنیا ویران خیال کرتی ہے۔ آباد کر دئے جائیں گے۔ وہ دنیا کا مرکز بن جائیں گے۔ اور جس طرح حج کے لئے لوگ مکّہ میں جاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ جو دین کے لئے قربانی کرنے والے ہیں۔ ان کے گھر بھی لوگوں کا مرکز ہو جائیں گے۔ قربانی بے شک بڑی ہے۔ مگر انعام اس سے بھی بڑے ہیں۔ میں نے ابھی کہا تھا کہ اگر حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کے نتائج اس وقت دشمنوں کو معلوم ہو جاتے تو وہ بھی اپنی اولادوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ اور بڑے بڑے دشمن تمنا کرتے کہ کاش ہم سے سب کچھ لے لیا جائے۔ اور ہماری اولاد کو اس وادی میں رہنے کی جگہ دی جائے۔ یہی حال آئندہ ہونے والا ہے۔ آج جو لوگ تم میں سے سچے طور پر اسلام کی خدمت کے لئے نکلیں گے۔ خدا ان کے لئے وہی نمونہ دکھائے گا جو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لئے دکھایا۔ وہ اور اس کی اولاد ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے بے انتہا فضلوں کی وارث ہو گی۔ اور وہ کبھی نہ اس جہان میں ضائع کئے جائیں گے۔ اور نہ اگلے جہان میں۔ پس آج ایک موقع ہے وہ شخص جو عقل رکھتا ہے اس سے فائدہ اُٹھائے گا۔ مگر وہ جو نادان ہے کاش وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ کیونکہ اس قدر عظیم الشان موقع ملنے کے باوجود وہ اس سے فائدہ اُٹھانے سے محروم رہا؟

دوسرے خطبہ میں محترم امیر صاحب مقامی نے فرمایا کہ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ درازی عمر عطا فرمائے اور مقاصد عالیہ میں کامران فرمائے اور اسلام کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر لائے۔ اسیران راہ مولا کی جلد رستگاری کے سامان پیدا فرمائے۔ شہدائے احمدیت کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں صبر و سکون عطا فرمائے۔ انڈونیشیا۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ انگلستان و دوسرے بیرونی ممالک نیز اندرون ملک سے قادیان میں قربانیاں کرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول فرمائے۔ دُعاؤں کے تار و خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اپنے بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں جو چار درویش بھائی وفات پا گئے ہیں ان مرحومین کو بھی اور ان کے پسماندگان کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ عید کی نماز پڑھنے کے لئے جو باہر سے احباب قادیان تشریف لائے تھے۔ عید کی نماز کے بعد مہمان خانہ و لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ان کے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ افسر صاحب لنگر خانہ نے بتایا کہ قریباً ایک ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ زردہ پلاؤ کی چند بیس دیگیں تیار کی گئی تھیں۔ عید سے دن بہت سے دوستوں کے سپرد مختلف ڈیوٹیاں تھیں جو انہوں نے حسن و خوبی سے انجام دیں۔ اور ہر لحاظ سے بہت اچھا انتظام تھا۔ خدمت بجا لانے والوں اور منتظمین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

التواء امتحان دینی نصاب اراکین مجالس انصار اللہ بھارت

لائحہ عمل مجالس انصار اللہ بھارت برائے سال ۱۹۸۶ء میں سال رواں کے امتحان دینی نصاب کے لئے ماہ تبوک (ستمبر) کا آخری اتوار مقرر کیا گیا تھا اور اسی کے مطابق بذریعہ سرکلر و اخبار بدر مجالس کو تیاری امتحان کی ہدایت کی گئی تھی۔ مگر مذکورہ لائحہ عمل مجالس کو چونکہ کافی تاخیر سے بھجوایا گیا ہے اس لئے اس امکان کے پیش نظر کہ انصار بھائیوں کو وقت کی تنگی کے باعث امتحان کی تیاری میں دشواری پیش آئے گی محترم صدر مجلس کی اجازت سے امتحان کی تاریخ ۲۸ تبوک (ستمبر) بروز اتوار کی بجائے ۹ نبوت (نومبر) بروز اتوار رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ جملہ ناظمین اضلاع و صوبہ اور زعماء اعلیٰ و زعماء کرام اس سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں کو اس بابرکت دینی امتحان میں شامل ہونے کی ترغیب دیں گے۔ اور ماہ تبوک (ستمبر) کے آخر تک اپنی اپنی مجالس کے امیدواروں کے ناموں کی مکمل فہرست قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں گے تا مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچہ جات تیار کر کے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ تک مجالس کو مہیا کئے جا سکیں۔

مطالعہ کتب: واضح رہے کہ لائحہ عمل کے مطابق ماہ تبوک (ستمبر) اور اخاء (اکتوبر) کے دوران انصار بھائیوں کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "الوصیت" تجویز کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو اس روحانی مائدہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

● مکرم رفیق احمد صاحب ابن مکرم علی احمد صاحب مرحوم کلکتہ اپنی پریشانیوں کے ازالہ قرض کے بوجھ سے نجات اور کامل صحت و شفایابی کے لئے ● — مکرم بشیر الدین احمد صاحب مرسی رام باغ حیدر آباد اپنی بیٹی عزیزہ امۃ القدوس سلمہا کی تقریب رخصتانہ کے بابرکت ہونے کیلئے ● — مکرم محمد وسیم احمد صاحب نائیڈو پیٹہ ضلع نیلور (آندھرا) محکمانہ ترقی ملنے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پیش رقم ارسال کرتے ہوئے مزید دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے ● — مکرم سید ہارون رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار) اپنی اہلیہ کی بسہولت فراغت اور ہر قسم کی پیچیدگی و پریشانی سے محفوظ رہتے ہوئے نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ پیدا ہونے کے لئے ● — مکرم پی محمد صاحب اپنی اہلیہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے ● — مکرم محمد سلیم صاحب راجپوری بسلسلہ وقف عارضی حال مقیم نئی دہلی) اپنی بھاوجہ کی کامل صحت و شفایابی اور سب بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — مکرم ماسٹر غلام احمد خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ دہلی کی اہلیہ محترمہ مبلغ ۵۰ روپے تعمیر مسجد احمدیہ دہلی کے لئے ادا کر کے اپنے مرحوم شوہر کی بلندی درجات اپنی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم ظہور احمد خان صاحب ۲۴ مالو کشمیر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱) :— مورخہ ۲۶-۷-۸۶ کو عزیزہ شکیلہ پروین سلمہا بنت مکرم عبد العزیز صاحب سابو صاحب مدراس کا نکاح مکرم محمد اسد اللہ شریف صاحب ابن مکرم محمد قاسم شریف صاحب کے ساتھ پانچ ہزار ایکصد روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔

اسی خوشی میں مکرم عبد العزیز صاحب سابو نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ۔

(۲) :— اسی طرح خاکسار نے مورخہ ۳۱-۷-۸۶ کو عزیزہ نسبت ساجدہ بنت مکرم ایم محی الدین کویا صاحب کالی کٹ کا نکاح مکرم بشیر الدین احمد صاحب ابن مکرم سیٹھی کمال الدین صاحب مرحوم مدراس کے ساتھ پندرہ ہزار ایکصد روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں ڈیڑھ صد روپیہ ادا کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

(۳) :— مورخہ ۸-۸-۸۶ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیز طاہر منیر سلمہ ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کا نکاح مبلغ اٹھارہ ہزار روپیہ (-/۱۸۰۰۰) حق مہر پر عزیزہ راشدہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم لطیف احمد صاحب عارف مرحوم ربوہ کے ساتھ پڑھا۔ واضح رہے کہ عزیزہ راشدہ طاہرہ حضرت حاجی محمد دین صاحب تہالوی صحابی کی پوتی ہیں۔

عزیز طاہر منیر نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں مبلغ -/۱۱ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالےٰ خیراً۔

خاکسار۔ ڈاکٹر شبیر احمد ناصر قادیان

قارئین سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

تصحیح

بدر ۱۴-۸-۸۶ اصفحہ کالم ۲ میں عزیزہ نسیم اختر روبی سلمہا بنت مکرم مستری منظور محمد صاحب درویش قادیان اور مکرم سید فرقان احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم رانچی کے اعلان نکاح میں حق مہر کی رقم سہو کتابت سے پچیس ہزار روپے کی بجائے دو ہزار روپے لکھی گئی ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

برائے واپسی ریزرویشن

الحمد للہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ اکتوبر ۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ خدام سے درخواست ہے کہ بکثرت اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہوں۔

جو خدام واپسی ریزرویشن کروانا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اطلاع دیں۔

نام۔ عمر۔ جنس۔ جس درجہ میں ریزرویشن مقصود ہو۔ گاڑی کا نام سٹیشن تا سٹیشن۔

سیکرٹری اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے میری بڑی بیٹی عزیزہ راجثوہ بیگم سلمہا کو B.H.M.S. کے فائنل امتحان میں اپنے کالج اور کلاس میں درجہ اوّل کے ساتھ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کرکے عزیزہ کی مزید دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار۔ محمد حفیظ اللہ قادری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنگلور)

امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۵ ہش مطابق ۱۹۸۶ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی شائع کردہ کتاب "عقائد احمدیت" مقرر کی گئی ہے۔

یہ امتحان انشاء اللہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب جماعت اس دینی امتحان میں کثرت سے شامل ہوں۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین، احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ کتاب نظارت ہذا سے رعایتی قیمت -/۴ روپے میں مل سکتی ہے۔ اخراجات ڈاک اس کے علاوہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہفتہ محاسبۂ نفس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ پیغام کی روشنی میں نسل کی تربیت، دعوت الی اللہ اور مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی طرف انصار اللہ کے ہر ممبر کو پُرزور تحریک کرنے کے لئے بھارت کی مجالس انصار اللہ کو یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۸۶ء ہفتہ محاسبۂ نفس منانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضور انور کے پیغام کے ساتھ تفصیلی سرکلر جملہ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ جملہ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ بھرپور دعاؤں اور کوششوں کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور پھر اپنی مساعی جمیلہ سے دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ اور ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش (۱۹۸۶ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ اور زعمائے کرام سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آٹھویں اور اطفال الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ نمائندگان مجالس اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شامل ہو کر علمی اور روحانی پروگراموں سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

افضل الذکر لا الہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475.
RESI 273003 } CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود)

THE JANTA　　PHONE: 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

دنیٰ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا ۔ کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی و بردبار!

بی۔ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل وائرنگ
- لائسنس کنٹریکٹنگ
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

ٹیلیفون { 574103
629389 }　BOMBAY-58

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(ترجمہ ... تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸ ... حیدرآباد - ۵۰۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ - ۳۹ ... ۷

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

AUTOCENTRE　تار کا پتہ

23-5222 }
23-1652 }　ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار　HM

برائے: ایمبسڈر ۔ بیڈفورڈ ۔ ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ھوالناصر　خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں　معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے یا بنوانے کے لئے تشریف لائیے!!

الرؤف جیولرز

فون نمبر: ۶۹-۶۱۷

۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد - کراچی

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004

PHONE :- { 76360
14350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders

WHOLE SALE DEALERS IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002
PHONE: NO- 522860

ارشادِ نبوی

مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (ابوداؤد)

(ترجمہ) خدا کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی

پیشکش: اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)	**گولڈن الیکٹرانکس** — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

(حضرت مسیح موعود)

پیشکش **ROYAL AGENCY**

C.E. CANNANORE - 670001
H.O. PAYYANNADI - 670303 (KERALA)

PHONE. (PO) PAYYANNADI - 12 - CANNANORE 4438.

حیدر آباد میں

فون نمبر: ۱۰۳ 43

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پڑھنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

فون نمبر: 29 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

مسٹرڈ، کرشڈ، لوبان، سیڈ وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲ بمقابل کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"بلا لحاظ مذہب و ملت کے تم ہمدردی کرو"

(ارشاد حضرت مسیح موعود)

MIR®

پیشکش نئے ہیں:

CALCUTTA - 15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۸۶ء رجسٹرڈ نمبر پی جی ڈی ایل ۲۴